بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ (القرآن)

دعوت کی نورانی صفات

مُرتّب

مولانا عبدالوہاب قاضی المظاہری کرناٹکی
خطیب نورانی مسجد بلگی ضلع باگل کوٹ کرناٹک

ناشر
جامعہ عربیہ دعوۃ الحق
ٹرسٹ بلگی، ضلع باگل کوٹ کرناٹک الہند

نام کتاب دعوت کی نورانی صفات

نام مؤلف عبدالوہاب قاضی المظاہری بلگی

سن طباعت رجب ۱۴۳۳ھ مطابق جون 2012ء

ایڈیشن چہارم

قیمت -/50

باہتمام مولانا ابوشحمہ قاضی القاسمی مولانا عبدالرشید انعامی

ملنے کا پتہ

MAKTABA DAWAT-UL-HUQUE BILAGI

NOORANI MASJID BILAGI

DIST: BAGALKOT 587116

KARNATAKA (INDIA)

Mobile No 9945867899, 9902896393
9731830904, 9986468375, 9480311604.

MADRASA
MAZAHIR ULOOM
SAHARANPUR-247001
(U.P.) INDIA
Ph.: (0132) 2660542 Fax: 2660012

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تقریظ و تصدیق

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی مقصود احمد صاحب قاسمی انبہٹوی

صدر المفتی جامعہ اسلامیہ مظاہر العلوم سہارنپور (یوپی)

حامداً و مصلیاً و مسلماً

دعوت و تبلیغ کی محنت جتنی ضروری اور مبارک ہے اتنا ہی اس کے اصول کی پاس داری اور رعایت کرنا بھی ضروری ہے نیز اپنے اکابر تبلیغ کی ہدایات کا لحاظ رکھنا بھی انتہائی مؤثر ہے۔ اگر اصول دعوت اور ہدایات اکابر کو پس پشت ڈال کر کام کیا جائے گا تو محض رسمی دعوت ہوگی جس کا اثر نہ دائمی ہوگا اور نہ مفید ہوگا۔

جس خوش نصیب کو اللہ پاک اپنے دین کی محنت کیلئے کم از کم ایک چلہ یا اس سے زیادہ وقت لگانے کی توفیق عطا فرمائے اس پر لازم ہے کہ اللہ کی دی ہوئی اس توفیق پر اللہ کا شکر ادا کرے اور پوری زندگی سے نکالے ہوئے اس تھوڑے سے وقت کو وصول کرنے کی پوری کوشش کرے غفلت اور لاپرواہی میں ہرگز ضائع نہ کرے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب [illegible] المظاہری خطیب نورانی مسجد نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے اگر اس مبارک محنت کو انجام دینے والے اور اس میں وقت لگانے والے احباب اس رسالہ کو اپنے مطالعہ میں رکھیں اور اس میں تحریر کردہ اصول اور صفات کو اپنائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ وقت کے ضیاع سے حفاظت ہوگی نیز ساتھ ساتھ کامیابی بھی حاصل ہوگی اس محنت کی لذت اس کے بعد قربانی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور اصلاح کا ذریعہ فرمائے

آمین

فقط - العبد مقصود احمد انبہٹوی
خادم دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور
۱۳ [illegible]

تقریظ

استاذ الحدیث والفقہ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی دامت برکاتہم

ناظم تعلیمات دار العلوم وقف دیوبند (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مولانا عبد الوہاب صاحب مظاہری کرناٹک سے تشریف لائے۔ ماشاء اللہ تبلیغی جماعت سے بھی وابستہ ہیں اور اپنا مدرسہ بھی چلا رہے ہیں۔

تبلیغی امور کے سیکھنے میں چونکہ موصوف ذاتی تجربات بھی ہیں اور اس کارِ خیر سے طبعی مناسبت بھی ہے اس لئے موصوف نے تبلیغ اور اس کے آداب نیز طریق تبلیغ پر جو کتابچہ مرتب کیا ہے اسے طائرانہ اور سرسری طور پر دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ ماشاء اللہ موصوف نے اس کتابچہ میں اپنے تجربات کا نچوڑ جمع کر دیا ہے جو نئے مبلغین کیلئے ان شاء اللہ ایک بہترین رہنما ثابت ہوگا اور اسکے مطالعہ کے بعد جو حضرات اس کارِ خیر میں مشغولیت اختیار کریں گے ان کو ہر قدم پر رہنمائی ملے گی اور ان کی کوشش و محنت ان شاء اللہ موثر ہوگی۔ حقیقت میں ہر عمل کے اصول و آداب ہوتے ہیں اُن کی رعایت کے ساتھ جب کام شروع کیا جائیگا تو وہ مفید اور بار آور ہوگا۔

حق تعالیٰ اس کتابچہ کو قبولیتِ عام کے ساتھ نافع بنائے اور مولفِ محترم کیلئے اس کو ذریعہ نجات و مغفرت فرمائے۔ آمین۔

خادم دار العلوم وقف دیوبند

۱۰ر جولائی ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا فاروق صاحب خان ممبئی

مقیم بنگلہ والی مسجد دہلی

دعوت کی نورانی صفات کا رسالہ مختلف مقامات سے دیکھی ماشاء اللہ محترم......مولوی عبدالوہاب قاضی مظاہری (بلگی کرناٹکی) نے بہت خوب جمع کیا ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور خوب خوب نافع بنائے ۔

والسلام

بندہ محمد فاروق خان

بنگلہ والی مسجد دہلی

داعی اسلام معلم الحجاج

حضرت مولانا محمد زین العابدین صاحب

رشادی مظاہری دامت برکاتہم

مہتمم دار العلوم شاہ ولی اللہ بنگلور

Phone. 080-25479786
Fax 080-25460786

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائم شدہ ۱۴۰۲ھ م 1982ء

دار العلوم شاہ ولی اللہ بنگلور

DARUL ULOOM SHAH VALIULLAH
Tannery Road, Bangalore-560005

Ref

Date ۲۲ر۳ر ۱۴۳۲ھ
۲۰۱۱/۲/۲۵ء

دعوت کی نورانی صفات از اول تا آخر مطالعہ کیا

الحمدللہ امت کی ضرورت کی باتیں مولانا عبدالوہاب قاضی صاحب مظاہری خطیب نورانی مسجد بلگی ضلع باگلکوٹ نے بہت ہی زیادہ محنت و مجاہدہ سے جمع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے امت کو عمل کی توفیق عطا فرمائے

بقول حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رح دین کا کام بہت آسان ہے جو اپنی اصلاح چاہتا ہے۔ اور بہت مشکل ہے جو دوسروں کی اصلاح چاہتا ہے چنانچہ اس کتاب میں اپنی ہی اصلاح کیلئے یہ سب باتیں مرتب کی گئی ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی خدمات کو اپنے کرم سے قبول فرمائے اور تادم زیست آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

محمد زین العابدین
۲۲ر۳ر۱۴۳۲ھ

اپنی بات

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ............امـــــابعد

دعوت کی محنت ایک اونچی محنت ہے اور ایک عالمی محنت ہے دعوت کی محنت کو ام الاعمال بھی کہا گیا ہے یعنی تمام اعمال کی ماں دعوت وتبلیغ کے موضوع پر بہت زیادہ کتابیں ہیں مگر ایک نئے ساتھی کو اور مدارس اسلامیہ کے طلبۂ عزیز کو ترتیب سے یاد کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

لہذا بندہ کے خیال میں آیا کہ دعوت کے نورانی صفات کا ایک آسان رسالہ ترتیب دیں تا کہ ان صفات کو یاد کرنے میں آسانی ہو اور عمل کرتے ہوئے دوسروں کو دعوت دینا بھی آسان ہو جائے کیونکہ یہ نبوت والا کام ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقۂ طفیل سے اس امت کو یہ کام ملا ہے ہمارے آقا مدنی محمد عربی ﷺ آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت ہے اس امت کو اللہ پاک نے بہترین امت کہا دعوت کی بنیاد پر اور ہم لوگ کمزور ہیں اور ہماری زندگیاں صفات سے کوسوں دور ہیں اور دعوت والے اس مبارک کام کے لئے صفات کا ہونا ضروری ہے۔اے اللہ......امت کے لئے کی گئی یہ کوشش کو قبول فرما اور خیر کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنا اور دعوت کے نورانی صفات کو زندگیوں کے نورانی اور روحانی ہونے کا ذریعہ بنا اور ہم سب کو موت تک اپنی اصلاح کی نیت سے صحیح اصول اور صحیح نہج کے ساتھ ان صفات سے آراستہ فرما دین کی خدمت کے لئے قبول فرما آسان فرما۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡم وَتُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡم

بندہ

عبدالوہاب قاضی مظاہری بلگی

دعوت کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتلاؤں جو نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید لیکن ان کو اللہ کے وہاں اتنا اونچا مقام ملے گا کہ قیامت کے دن نبی اور شہید بھی انہیں دیکھ کر خوش ہوں گے اور وہ نور کے خاص منبروں پر ہوں گے اور پہچانے جائیں گے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کا محبوب بناتے ہیں اور لوگوں کے خیر خواہ بن کر زمین پر پھرتے ہیں...... میں نے عرض کیا یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ وہ اللہ کو اس کے بندوں کا محبوب بنائیں، لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو اللہ کا محبوب کیسے بنائیں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ اللہ کے بندوں کو ان کاموں کا حکم دیں گے جو کام اللہ کو محبوب اور پسند ہیں اور ان کاموں سے روکیں گے جو اللہ کو پسند نہیں ہیں، وہ بندے جب ان کی بات مان کر اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کام کرنے لگ جائیں تو یہ بندے اللہ کے محبوب بن جائیں گے۔ (حیاۃ الصحابہ جلد ۲/ص ۸۰۵)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو ہدایت والے راستے کی طرف بلاتا ہے اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر حصہ ملتا ہے جو اس کی اتباع کرتے ہیں اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی (ریاض الصالحین)

مشورہ کی اہمیت

ہمارے اس کام میں مشورہ کی بڑی اہمیت ہے

☆ مشورہ کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔
☆ مشورہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔(وشاورھم فی الامر)
☆ مشورہ کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
☆ مشورہ میں خیر و برکت ہے۔
☆ مشورہ دلوں کا جوڑ ہے۔
☆ مشورہ ندامت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
☆ مشورہ سے کام آسان ہوتا ہے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اس امت کا کام مشورہ سے ہوں گے تو فتنوں سے بچیں گے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے آنے کے باوجود صحابہ اکرام رضی اللہ اجمعین سے مشورہ کرتے تھے۔
☆ مشورہ کرنا صحابہ اکرامؓ کی صفت ہے۔ (انعام التبلیغ)

مشورہ کا مقصد

مشورہ کا مقصد ہمیں ماننے کا جذبہ آجائے اور منوانے کا جذبہ نکل جائے اور ہمارے قلوب جڑ جائیں۔

☆ اپنی اصلاح کیسے ہو جائے
☆ نکلے ہوئے ساتھیوں کا وقت صحیح کیسے گذرے
☆ نقد جماعت کیسے نکلے

☆ بستی میں ہر بالغ مرد اللہ کے راستہ میں نکلنے والا کیسے بن جائے۔
☆ مسجد اور تمام بستی میں دین کی بنیادی اعمال کیسے زندہ ہو جائے
☆ مسجد وار جماعت کیسے مضبوط ہو جائے
☆ بستی سے کم سے کم تین دن کی نقد جماعت کیسے بنائی جائے۔

مشورہ کے آداب

☆ ذمہ دار طے کر لیا جائے۔
☆ ذمہ دار کو داہنی جانب سے رائے دی جائے۔
☆ دین کا فائدہ دیکھ کر رائے دیں۔
☆ رائے کو امانت سمجھ کر دیں۔
☆ غفلت سے رائے نہ دیں۔
☆ کسی ساتھی کی رائے کو نہ کاٹیں۔
☆ ذمہ دار کے فیصلہ پر اللھم خیر کہیں۔
☆ خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔
☆ جس کی رائے پسند کر لی جائے وہ اللہ سے ڈرے۔
☆ اللہ تعالیٰ سے اس کام کے پورا ہونے کی دعا کریں۔
☆ جو ذمہ داری طے ہو جائے اس کو پورا کرنے کی فکر کریں
☆ اور اللہ سے مدد مانگے۔

(انعام التبلیغ)

تعلیم

☆ تعلیم یہ بہت اہم اور اونچا عمل ہے فضائل کا تعلق ایمانیات سے ہے

☆ اجر کا یقین ہونا یہ ایمانیات میں سے ہے

☆ فضائل پر محنت ایمان پر محنت ہے

☆ یقین بنے گا تعلیم کے ذریعہ سے

☆ فضائل کی تعلیم تاثرات کے صحیح کرنے کے لئے ہے۔

☆ مخلوق کا تاثر نکل کر آخرت کا تاثر آجائے

☆ مشاہدات کا تاثر نکل کر مغیبات کا تاثر آجائے

☆ مال کا تاثر نکل کر اعمال کا تاثر آجائے

☆ نظر کا تاثر نکل کر خبر کا تاثر آجائے

تعلیم کا مقصد

☆ جنت اور جہنم کی باتوں کو سن کر ہمارا دل تاثر لینے والا بنے۔

☆ وعدہ اور وعید کے ذریعہ علم وعمل میں جوڑ پیدا کرنا ہے۔

☆ امت کا یقین اسباب سے نکل کر اللہ کے اوامر کی طرف پھر جائے۔

☆ فضائل کے ذریعہ ہمارے اندر دین کی سچی تڑپ پیدا ہو جائے۔

☆ حدیث پاک کا نور دل میں آئے اور اعمال کی ہدایت ملے۔

☆ اعمال صالحہ کا شوق اور اعمال سیئہ سے نفرت ہو جائے ۔

تعلیم کے آداب

☆ تعلیم میں دھیان، عظمت محبت، ادب اور توجہ کے ساتھ بیٹھے۔

☆ دوزانو ہو کر بیٹھے۔

☆ باوضوء بیٹھنے کی کوشش کریں۔

☆ طبیعت کے بہانے تعلیم کے دوران نہ اٹھیں۔

☆ کلام اور صاحب کلام کی عظمت دل کے اندر ہو۔

☆ جو سنے اس پر عمل کی نیت ہو۔

☆ دوسروں کو پہنچانے کی نیت سے سنے۔

☆ دین کی اور تعلیم مجالس میں سونے والے کو حقیر نہ سمجھے۔

☆ پڑھنے والے کو دیکھے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو درود شریف پڑھیں۔

☆ آیات قرآنی کو اور احادیث کو تین تین مرتبہ پڑھیں

☆ جب کسی صحابی کا نام آئے تو رضی اللہ عنہ کہیں۔

☆ جب کسی ولی کا نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ کہیں

☆ ہو سکے تو خوشبو لگا کر بیٹھیں

☆ طے شدہ وقت سے پہلے آ کر انتظار کریں

☆ دنیا کی فکروں سے دل کو خالی رکھیں۔ (چھ نمبر کی محنت ۱۰۸)

کتاب پڑھنے والے کے آداب

☆ ایک حدیث کو دو یا تین مرتبہ پڑھے۔
☆ اپنی طرف سے تشریح نہ کرے۔
☆ ساتھیوں کو بھی دیکھتا رہے
☆ ہر حصہ میں سے پڑھے۔
☆ کتاب دونوں ہاتھوں سے پکڑے۔(تبلیغ بالیقین کا رنبوت ہے ص۲۶۷)

کتابی تعلیم کے فائدے

☆ اعمال صالحہ کرنے کی توفیق ہوگی۔
☆ علم الٰہی سے رغبت ہوگی۔
☆ منکرات سے نفرت ہوگی۔
☆ جہالت سے وحشت ہوگی۔
☆ گھروں میں سے خرافات نکلنے شروع ہونگے۔
☆ علم عمل کا جوڑ پیدا ہوجائے گا۔
☆ اعمال کا شوق پیدا ہوگا۔
☆ دل اثر لینے والا بن جائیگا۔
☆ رحمت الٰہی متوجہ ہوگی۔
☆ گناہ سے بچنا آسان ہوگا۔(اسوۂ تبلیغ)

تعلیم میں تین باتوں کی نیت کرے

☆ یاد رکھنے کی نیت کرے۔

☆ عمل کی نیت کرے۔

☆ دوسروں کو پہونچانے کی نیت کرے۔

تعلیم کے تین حصے

(۱) قرآن مجید کا حلقہ لگانا

(۲) فضائل اعمال کی تعلیم کرنا

(۳) چھ صفات کا مذاکرہ کرنا

(چھ نمبر کی محنت ص/۱۰۶)

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کے خبر کے مطابق اللہ نے قرآن میں انسانوں کی ہدایت رکھی ہے

☆ جتنا ہمارا قرآن صحیح ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت سے نوازیں گے۔

☆ جتنا ہمارا قرآن صحیح ہوگا اتنی ہماری نماز صحیح ہوگی۔

☆ نماز کے صحیح ہونے پر ہماری زندگی صحیح ہوگی۔

☆ یہ اللہ کا کلام ہمارے لئے دنیا میں نور بنے گا۔

☆ آخرت میں ذخیرہ بنے گا

☆ قبر کا ساتھی اور انس پیدا کرنے والا بنے گا

☆ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارش کرے گا

☆ اللہ تعالیٰ قرآن کی سفارش کو قبول کریں گے

☆ ہر ایمان والے کو اتنا قرآن صحیح کرنا ضروری ہے جس سے اس کی نماز درست ہو سکے۔ حضرت نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے۔

قرآن مجید کا حلقہ

☆ فضائل قرآن مجید تھوڑی دیر پڑھنا۔

☆ ان صورتوں کی تجوید کی مشق کی جائے جو عموماً نماز پڑھی جاتی ہیں۔

☆ التحیات اور درود شریف، دعا ماثورہ وغیر کی مشق کرنا۔

☆ مذاکرہ اور تصحیح اجتماعی تعلیم میں نہ ہو۔

☆ انفرادی سیکھنے سکھانے میں ان کو صحیح کرایا جائے۔

☆ صبح وشام کی مسنون دعائیں۔

☆ کامل وضو سکھنا۔

☆ نماز کے مسائل فرائض واجبات سنتیں وغیرہ کو علماء کرام سے معلوم کرنا (چھ نمبر کی محنت)۔

فضائل کی تعلیم

☆ ہر کتاب میں سے 4-3 صفحے پڑھے جائیں۔

☆ ہر حدیث کو تین تین بار ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔

☆ تعلیم میں اپنی طرف سے تقریر نہ ہو۔

☆ حضرت شیخ الحدیث محمد زکریاؒ کی فضائل اعمال حصہ اول اور دوم پڑھنا۔

☆ تنہائیوں میں بیٹھ کر بھی ان کو پڑھنا۔

☆ اپنے مقام پر روزانہ ایک گھنٹہ تعلیم ہو۔

☆ باہر نکلنے کے زمانے میں روزانہ صبح اور بعد ظہر دونوں وقت 3-4 گھنٹے کی جائے۔

☆ جو تعلیم میں سنا ہے اسے بازار، گھر، اور باہر کے ہر شعبہ کے ماحول میں لے جانا۔

☆ اس کے یقین کی طرف بلانا۔

☆ جس وقت جس عمل کے کرنے کا وقت آئے اس عمل سے پہلے فضائل کی مشق کرنا۔

☆ دو ساتھی کو تعلیمی گشت کے لئے بھیج دیا جائے۔ ☆ تعلیم اجتماعی کرنا۔

☆ تعلیم کرانے والے کی اپنے اندر کی فکر یہ ہو کہ سب سے پہلے خود اپنی ذات ہو۔ سارے سننے والوں کا یقین دنیا کے سارے اسباب سے اعمال کی طرف منتقل ہو جائے۔

چھ صفات کا مذاکرہ

یہ مذاکرہ تقریر سیکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ جو چیز بار بار کانوں میں پڑتی ہے تو وہ دل میں جگہ کرتی ہے اور دل میں اثر کرتی ہے جب یہ باتیں ہماری زندگی میں آئیں گی تو اللہ تعالیٰ ہمیں کامل دین پر چلنے کی استعداد عطا فرمائیں گے جس دین کو لیکر حضرت محمد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور اسی دین میں اللہ پاک نے ہماری اور سارے انسانوں کی دنیا و آخرت کی کامیابی رکھی ہے، یہ چھ صفات محنت کر کے زندگی میں لائیں گے تو پورے دین پر چلنا آسان ہوگا۔

کلمہ اور نماز کو لیکر علم الٰہی اور ذکر الٰہی کے ساتھ اپنے حق کو معاف کرتے ہوئے اور دوسروں کے حقوق کو ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جان اور اپنا مال کو لیکر شہر در شہر گلی در گلی محلّہ در محلّہ ملک در ملک اگر اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو انشاء اللہ پورے عالم میں پھریں گے۔ ان صفات کی محنت کرنے پر لگایا جائے۔

(سوانح حیات مولانا انعام الحسن صاحب ج ۳ ص ۱۵۵)

میرے محترم بھائیو اور بزرگو:......آپ تمام حضرات سے درخواست ہے بقیہ نمازوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ دین کی بات ہوگی۔ سبھی حضرات تشریف رکھیں۔

محترم بھائیو بزرگو......آپ تمام حضرات سے درخواست ہے کہ دعا کے بعد انشاء اللہ دین کی بات ہوگی تمام حضرات تشریف رکھیں۔

اعلان کرنے والے ساتھی

- ☆ پہلی صف میں بیٹھے۔
- ☆ ممبر کے قریب نماز پڑھے۔
- ☆ سلام کے بعد اطمینان سے کھڑا رہے۔
- ☆ اپنا رخ مقتدیوں کی طرف کرے۔
- ☆ اعلان بلند آواز سے کرے۔
- ☆ اعلان دعوت ہے اس لئے اعلان ادھورا نہ ہو بلکہ پورا ہو۔

(دعوت کی ضروری باتیں)

- ☆ ہم کون ہیں؟
- ☆ ہم کیوں آئے ہیں؟
- ☆ ہم آپ سے کیا چاہتے ہیں؟

تعارفی بات چیت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعدُ

میرے محترم بھائیو! اور بزرگو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے دو راستے رکھے ہیں ایک اچھا راستہ......ایک برا راستہ......اچھا راستہ جو ہے وہ دین کا راستہ ہے جو اس راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں کامیاب کریں گے، دوسرا راستہ جو ہے وہ گمراہی کا راستہ ہے جو شخص اس پر چلے گا اللہ پاک اسے دنیا و آخرت دونوں میں ناکامیاب کریں گے۔

میرے محترم بھائیو! اللہ رب العزت نے تمام انسانوں کو ہدایت والے راستے پر لانے کے لئے ہر زمانے میں حضرات انبیاء علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا کوئی نبی کسی علاقہ کے لئے کسی بستی اور کسی خاندان کے لئے بھیجے گئے ہر نبی نے ہر زمانے میں اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلایا، دین اور ایمان کی طرف دعوت دی۔

آخر میں ہم سب کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی رحمت للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والے نہیں اور اس امت کے بعد کوئی اور امت آنے والی نہیں ہے۔ یہ نبوت والی محنت اللہ پاک نے اس امت کو دیا ہے، جب تک یہ امت اس مبارک محنت میں لگی تھی تو سب کو دین پر چلنا اور عمل کرنا آسان تھا۔

آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی محنت نکل گئی تو اس محنت کے نکلنے پر دین ہمارے زندگیوں سے نکلتا جا رہا ہے سنت والے طریقے چھوٹنے لگے یہاں تک کہ فرض نمازیں بھی چھوٹنے لگے، جس کو مذہب اسلام نے سر کا درجہ دیا ہے، جیسے بغیر سر کا آدمی نہیں ویسے بغیر نماز کے مسلمان نہیں۔

میرے محترم بھائیو............................ آج یہ مسلمان کامیاب ہونا چاہتا ہے تو صرف اور صرف ایمان اور اعمال کے راستے سے ہی کامیاب بنے گا۔

یہ ایمان یہ اعمال ہمارے زندگی میں آجائے اس کے لئے دین کی محنت ضروری ہے دین کی مثال یوں سمجھو، جیسے پرندہ جب تک اس کے دونوں پر صحیح وسالم رہتے ہیں تو بہت تیزی کے ساتھ وہ اڑتا رہتا ہے، اگر دونوں پروں میں سے ایک بھی کمزور ہوگا تو اس کی رفتار میں فرق آجائیگا، ایک پر سے پرندہ اڑ نہیں سکتا ہے اسی طرح دین کے دو پر ہیں۔

ایک ہجرت اور ایک نصرت جب تک امت میں ان دونوں لائن کی محنت زندہ تھی تو سو فیصد دین زندگی میں موجود تھا جب سے امت میں ان دونوں لائن کی محنت نکل گئی تو دو بڑے بڑے نقصان ہوئے ایک تو امت کی زندگی میں سے دین کی حقیقت نکل کر رسمیت آتی چلی گئی اور دوسرا بڑا نقصان یہ ہوا کہ دوسروں تک دین کا پہونچنا بند ہوگیا۔

لیکن اللہ کا کرم ہوا کہ اس گئے گذرے اور پرفتن زمانے میں دعوت وتبلیغ کی عظیم الشان محنت کو شروع فرمایا آج امت میں تھوڑی بہت جو دین کی جھلک جو نظر آتی ہے وہ اس مبارک محنت کی برکت ہے، اللہ جل شانہ عم نوالہ اس عالی محنت کی قدر ہمیں نصیب فرمائے،

میرے محترم دوستو اور بزرگو.......... جماعتوں کا اپنے گھر بار کو چھوڑ کر دین کے لئے نکلنا یہ کوئی حقیقی ہجرت نہیں ہے اور مقامی احباب کا ساتھ دینا یہ کوئی حقیقی نصرت نہیں ہے بلکہ حضرات صحابہ اکرام رضی اللہ اجمعین کی نقل ہے اگر ہم اس نقل کو کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم کو اس محنت کی برکت سے آخرت کی منزلوں کو آسان فرمادیں گے اور اس محنت کو کرنے والوں کو اللہ ضرور ہدایت دیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور

ہماری محنت سے جتنے لوگ راہ راست پر آئینگے ان کے برابر ثواب ہمارے نامۂ اعمال میں ہوگا، اس محنت کو پابندی کے ساتھ کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ حشر کے میدان میں ہزاروں لاکھوں انسانوں کو جنت میں لے جانے والے بنیں گے۔

ان ہی مبارک فکروں کو لیکر ہماری جماعت تعلقہ بلگی ضلع باگل کوٹ سے آپ کی بستی میں آئی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں کے مرد مسجد میں نماز پڑھنے والے بنیں اور عورتیں گھروں میں نماز پڑھنے والے بنیں، اور یہاں ایک دین کا ماحول قائم ہو، آپ سب اس کو چاہتے ہیں کہ نہیں چاہتے؟ اس لئے بتاؤ کہ جب تک ہماری جماعت یہاں قیام کرے گی کون کون ساتھ دیں گے۔ اچھا ہماری تعلیم تین بجے سے ہوگی اور یہاں گشت کب ہوگا مقامی حضرات اس کا مشورہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کہنے سے زیادہ عمل کی توفیق عطا کرے آمین۔ (انعام التبلیغ)

انفرادی امور سات ہیں

☆ صبح شام کی تسبیحات کرنا۔

☆ روزانہ کم از کم ایک پارہ قرآن کی تلاوت کرنا۔

☆ پانچوں فرض نمازوں کو تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنا۔

☆ مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

☆ روزانہ ایک نیا سبق سیکھنا۔

☆ ایک مسئلہ معلوم کرنا۔

☆ عمری قضا یعنی اپنی زندگی کی چھوٹی ہوئی نمازوں کو یاد کر کے ادا کرنا۔ (انعام التبلیغ)

اجتماعی امور آٹھ ہیں

☆ سفر کرنا

☆ مشورہ کرنا

☆ تعلیم کرنا

☆ کھانا

☆ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا

☆ عمومی گشت کرنا

☆ عمومی بیان

☆ سونا

داعی اسے کہتے ہیں جو دین کے نقصان کو برداشت نہ کر سکے اینقص الدین وانا حی کہ دین میں نقصان آئے اور ابوبکر زندہ رہے یہ نہیں ہوگا۔

اسلئے کہ دعوت تو ایک بے چینی کا نام ہے۔ (بیان مولانا محمد سعد صاحب)

داعی کیسا ہو

تقریر میں اپنی توجہ کو اللہ کی طرف رکھے اور تقریر سے قبل دعاؤں کا اہتمام کرے اور اپنی کوتاہی کا استحضار اور توبہ واستغفار کا اہتمام کرے اور کسی کے نہ ماننے کو اپنی کوتاہی قرار دے نہ کہ دوسرے کی۔ (مولانا سعید احمد خان صاحبؒ)

داعی کی آٹھ صفات

☆ امت کے ساتھ محبت کا ہونا۔

☆ اپنی اصلاح کی نیت سے دعوت دینا۔

☆ جان و مال وقت کی قربانی کا جذبہ ہونا۔

☆ تکبر کے بجائے عاجزی وانکساری کا ہونا۔

☆ کامیابی ملنے پر اللہ کی مدد سمجھنا۔

☆ لوگوں کے نہ ماننے پر ناامید نہ ہونا۔

☆ لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کرنا۔

☆ ہر نیک عمل کے بعد استغفار کرتے رہنا۔

(از مولانا محمد سعید احمد خان مہاجر مکیؒ)

داعی ایسا ہونا چاہیے

پہاڑ جیسی .... استقامت

☆ آسمان جیسی .... وسعت

☆ آفتاب جیسی .... نیت

☆ بارش جیسی .... سخاوت

☆ زمین جیسی .... نرمی

☆ کسان جیسی .... محنت

☆ تاجر جیسا .... مزاج

☆ روئی جیسی .... تواضع

داعی میں چار صفات ہونی چاہئے

(۱) تاجرانہ

(۲) کاشتکارانہ

(۳) ملازمانہ

(۴) شاہانہ (انعام)

دعوت کے کام کرنے والوں کو پانچ چیزیں

(۱) دل میں سکون

(۲) دعاؤں میں قبولیت

(۳) چیزوں میں برکت

(۴) لوگوں میں محبت

(۵) جان و مال کی حفاظت

دعوت میں اثر کرنے والے پانچ نسخے

(۱) ضروری علم حاصل کرے۔

(۲) تقویٰ اختیار کرے۔

(۳) سنت کا اہتمام کرے۔

(۴) ساری دنیا کے انسانوں کے لئے بھیجا ہوا سمجھے اور امت کا درد اس کے سینے میں ہو۔

(۵) اپنے نفس کی اصلاح کرے یعنی روح کی بیماریوں کی بھی اصلاح کرے۔

دعوت کے کام کرنے والوں کو سات گھاٹیاں

(1) طبیعت پہ بوجھ۔
(2) گھر والوں کی مخالفت۔
(3) تنگی۔
(4) رشتہ داروں کی مخالفت۔
(5) مال آئیگا۔
(6) لوگ عہدہ دینگے۔
(7) ساتھیوں کا اختلاف۔

جہالت دور کرنے کے چار نسخے

(1) سیکھنے کا جذبہ ہو۔
(2) سکھانے کا جذبہ ہو۔
(3) سننے کا جذبہ ہو۔
(4) سنانے کا جذبہ ہو۔

کام کرنے والوں کے لئے تین چیزیں

اگر ہم کام کرنے والوں میں تین باتیں صحیح طور پر آجائیں تو انشاء اللہ ہم صراط مستقیم پر چلتے رہیں گے اور ہماری ہدایت کے دروازے کھلتے رہیں گے۔

(1) اپنے بڑوں کی نگرانی میں چلنا۔
(2) اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے چلنا۔
(3) آپس میں الفت ومحبت کے ساتھ ایک دوسرے کا اکرام کرتے ہوئے چلنا۔

(مکاتب مولانا سعید احمد خان ج ۱ ص ۸۹)

مجاہدہ کے حروف

م.......................... سے مال کی قربانی

ج.......................... سے جان کی قربانی

الف........................ سے اوقات کی قربانی

ھ.......................... سے ہجرت

د.......................... سے دعوت دینا

ھ.......................... سے ہدایت کا ملنا

تبلیغ کے حروف

ت.......................... سے تکلیفوں کا آنا

ب.......................... سے برداشت کرنا

ل.......................... سے لگے رہنا

ی.......................... سے یقین کا بننا

غ.......................... سے غیبی مدد کا آنا

اسلام کی مکمل تصویر

☆ دعوت کی زمین ہو

☆ ایمان کی جڑ ہو

☆ معاملات کی ڈالیاں ہوں

☆ معاشرت کے پتے ہوں

☆ جان و مال کی قربانی کی کھاد ہو

☆ تعلیم کے حلقوں کا پانی ہو

☆ گناہوں سے بچنے کی باڑ ہو

☆ اخلاق کے پھل ہوں

☆ اخلاص کا رس ہو

پانچ باتوں سے دل جڑتے ہیں

(1) سلام کرنے سے۔

(2) اکرام کرنے سے۔

(3) ہدیہ دینے سے۔

(4) نام لیکر دعا کرنے سے ۔

(5) پیٹھ پیچھے تعریف کرنے سے۔ (ایک قیمتی مشورہ ص ۳۹)

پانچ باتوں سے کبھی توڑ نہ ہوگا

(1) ساتھیوں کی خدمت کرنا

(2) ساتھیوں کا اکرام کرنا

(3) ساتھیوں کی اصلاح کی فکر میں نہ پڑھنا

(4) ساتھیوں کو اصول میں لانے کی فکر میں نہ پڑھنا

(5) سب سے اہم بات خود اصولوں پر جمے رہنا (ایک قیمتی مشورہ ص ۳۹)

اسلام کی محنت

اسلام حق ہے اس کی محنت کے لئے چار ماہ مانگتے ہیں اس کے لئے چار لائن کی محنت ہے۔

(1) سننے کی محنت: تعلیم (2) بولنے کی محنت: دعوت

(3) سوچنے کی محنت: ذکر (4) مانگنے کی محنت: دعاء

ایمان مجاہدہ سے پکے گا .... دعوت دینے سے بنے گا...... ہجرت سفر سے پھیلے گا حقوق العباد کی ادائیگی سے بچے گا۔ (حضرت مولانا احمد لاٹ اجتماع بھوپال)

فضائل ذکر

میرے محترم بزرگو اور دوستو:............ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا کہ اللہ نے ہم سب کو عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق دی، اور ساتھ ہی دین کی مبارک مجلس میں بیٹھنے کی توفیق دی اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ (آمین)

ایسے دین کی ذکر والی مجلسوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور ایسے مجلسوں میں بیٹھنے والوں کو اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان مجلس والوں سے اللہ راضی ہوتے ہیں اور ان مجلسوں والوں کے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیتے ہیں۔ میرے محترم بزرگوں اور دوستو............

عصر کے بعد والا وقت فجر کے بعد والا وقت بڑا قیمتی ہوتا ہے ایسے بھی زندگی کا پورا وقت قیمتی ہے ان دونوں وقتوں میں فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی ہے صبح آئے ہوئے فرشتے شام کو جاتے ہیں اور شام میں آئے ہوئے فرشتے صبح جاتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں وقتوں میں ہم سب اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے تو غفلت دور ہوتی ہے اور اللہ کا دھیان نصیب ہوتا ہے فرشتوں کی مجلس میں ہمیں یاد کیا جاتا ہے۔

محترم بزرگو............ کپڑا گندہ ہو جاتا ہے تو اس کو صاف کرنے کے لئے صابون کی ضرورت ہے اور لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے تو آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے۔

اسی طرح ہمارے دلوں کی صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے جتنا ہم اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں گے، اتنا ہی ہمارے دلوں میں خدا کی محبت اور اس کا دھیان اور خوف آئیگا۔ بزرگان دین نے صبح و شام تین تین تسبیحات کی پابندی ضروری فرماتے ہیں۔

آیت ۱۷ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے میرے بندوں تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر

کرونگا تم مجھے یاد کروں میں تمہیں یاد کرونگا''۔

آیت: دوسری جگہ ارشاد باری ہے ''یاد کرو اپنے رب کو اپنے جی میں شوق اور رغبت کے ساتھ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح پاسکو''

حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہو جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب مجھے وہ یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر فرشتوں کے مجمع میں جو کہ معصوم میں تذکرہ کرتا ہوں اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

مثال: جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ہے ان دونوں کی مثال زندہ اور مردوں کی سی ہے ذکر کرنے والا زندہ ہے ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے جو لوگ اللہ کے لئے جمع ہوں اور ان کا مقصد صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

پہلی تسبیح : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَر

- ☆ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھیں گے تو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو غلام آزاد کئے۔
- ☆ الحمدللہ سو مرتبہ پڑھیں گے تو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان کی جہاد میں دیئے۔
- ☆ اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھیں گے تو سو اونٹ قربانی دینے کا ثواب ہے
- ☆ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھیں تو اس کا ثواب تمام آسمان اور زمین کے درمیان بھر دیتا ہے۔

دوسری تسبیح: استغفار ہے سومرتبہ پڑھنا

آیت: ''اللہ کا ارشاد ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت پر اس وقت تک کوئی عذاب نہ بھیجوں گا جب تک آپ ان میں موجود ہیں یا آپ کی امت استغفار کرتی رہے گی۔

حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں دن میں سومرتبہ استغفار کرتا ہوں، دن رات میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں، استغفار یہ ہے۔اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ ۔

تیسری تسبیح : درود شریف، ہم سب کے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دور دو سلام بھیجتے ہیں، اے ایمان والوں تم بھی آپ ؐ پر درود و سلام خوب بھیجا کرو، جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اور دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کرتے ہیں اور جنت میں دس درجہ بلند کرتے ہیں۔

حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ساتھ ہی روزانہ قرآن مجید کی تلاوت اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا، خیر و برکت کا سبب ہے اللہ پاک ہم سب کو کہنے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق دے آمین

میں بھی تسبیحات پورا کرتا ہوں کیا آپ بھی پورا کریں گے: انشاء اللہ

ذکر میں چار چیزیں

(1) ذکر میں قرآن شریف کی تلاوت

(2) اذکار مسنونہ

(3) اذکار مشائخ اگر کسی سے بیعت ہو

(4) دعائیں (حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب ایک اہم بیان)

ذکر اللہ کی پانچ خصوصیات

(1) اللہ تعالیٰ کی رضامندی۔

(2) فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہونا۔

(3) شیطان سے حفاظت

(4) رقت قلب

(5) گناہو سے پرہیز کی قوت کا پیدا ہونا (تنبیہ الغافلین ص ۲۸۱/)

محبوب و مبغوض بندہ کی پہچان

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ محبوب اور مبغوض بندہ کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا: محبوب بندہ کی دو علامتیں ہیں (1) میں اس کو ذکر کی توفیق دیتا ہوں تا کہ جب وہ میرا ذکر کرے تو میں فرشتوں میں اس کا تذکرہ کروں۔ (2) اپنی نافرمانی سے اس کو بچاتا ہوں تا کہ عذاب کا مستحق نہ ہو، مبغوض کی بھی دو نشانیاں ہیں (1) اس کو اپنا ذکر بھلا دیتا ہوں (2) نفسانی خواہشات میں مبتلا کرتا ہوں تا کہ عذاب کا مستحق ہو۔ (تنبیہ الغافلین ۲۷۹/)

فضائل گشت

میرے محترم بزرگوں بھائیوں اور دوستو:-اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء فضل وکرم ہوا کہ اللہ نے ہم سب کو عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق دی، اور دین کی مبارک فکروں کے لئے قبول کیا اللہ تعالیٰ نے ہماری اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی کامیابی دین پر عمل کرنے میں رکھی ہے، اللہ پاک نے ہر زمانے میں انسانوں کو انسانیت والے راستہ پر لانے کے لئے اس دنیا میں ہدایت کے بہت سے راستے اپنے کرم سے جاری فرمایا، حضرات انبیاء علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا جس نبی اور رسول کو دین کی محنت کا جو علاقہ یا بستی دی جاتی وہ نبی اس علاقہ کے تمام انسانوں پر دن ورات محنت کرتے تھے اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف توحید ورسالت اور آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کی طرف دعوت دیتے پڑھو لا الہ الا اللہ دنیا اور آحرت میں کامیابی ملے گی، آخر میں اللہ پاک نے تمام نبیوں کے سردار سید العرب والعجم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

ایک ایسے زمانے میں جس وقت پوری انسانیت پیدا کرنے والے خالق ومالک کو بھول کر زندگی گذار رہے تھے، آپؐ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے، پورے عالم کے لئے عالمی نبی بن کر مبعوث ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت کا میدان صرف ایک قوم یا قبیلہ یا خاندان یا کوئی طبقہ یا کوئی ملک ایک بستی نہیں ہے بلکہ آپ کی محنت کا میدان اور نبوت ورسالت قیامت تک کے آنے والے انسان عربی ہو یا عجمی کالے ہو یا گورے شہری ہو یا دیہاتی عالم یا جاہل سب کے لئے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام شریعتوں کا خلاصہ اور سارے آسمانی

کتابوں کا نچوڑ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ۱۳ سال اور مدینہ میں ۱۰ سال دین کی دعوت دی اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عکاظ کے بازار میں ہیں تو کبھی منی کے وادیوں میں ہیں۔

کبھی حاجیوں کے قافلوں میں تو کبھی مکہ کے گلیوں میں اور کبھی تو طائف کی بستی میں کبھی جبل رحمت پر اور کبھی مدینہ کے گلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دین کی محنت کو کرتے ہوئے تکالیف برداشت کیے مشقتیں جھیلی گالیاں کھائی اور مار کھائے بدن مبارک پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا تالیاں پیٹی گئی مجنوں کہا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم استقلال کے پہاڑ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال غم میں ہو یا خوشی میں سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کے بندوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دیتے تھے، اللہ پاک نے نبوت کا سلسلہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا مگر نبوت والے کام کو اللہ نے جاری رکھا ہے، اور قیامت تک چلتا رہے گا۔

میرے محترم بزرگوں اور دوستو! ہمارے سامنے ایک عمل آرہا ہے وہ گشت والا عمل ہے گشت والا عمل تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے اور سارے نبیوں کا مقصد حیات اور وظیفہ زندگی ہے اس گشت والے عمل کو حضرت آدم علیہ السلام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک نبی نے اس محنت کو کیا ہے۔

نبی بدلتے گئے لیکن دعوت نہیں بدلی محنت نہیں بدلی ہر ایک نے اللہ ہی کی طرف بلایا، اس لئے جانتے تھے کے سارے انسانوں کے مسائل کا حل اسی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ سب سے بہتر بات بتلائی کہ اس سے بڑھ کر اور کس کی بات ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کی تعریف اس محنت کی وجہ سے فرمائی ہے، تم بہترین امت ہو اچھائی کی طرف بلاتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

گشت والے عمل کی حیثیت اس دعوت کے کام میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اس

گشت والے عمل میں ایک قدم پر سات سونیکیاں ملتے ہیں سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور سات سو درجات بلند ہوتے ہیں، اور ایک سبحان اللہ الحمدللہ کہے تو سات لاکھ نیکیاں ملیں گی۔

حدیث قدسی: کے مفہوم میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی بستی پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں، لیکن وہاں ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوتے ہیں، اور اللہ کی رضامندی وخوشنودگی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور راتوں کو اٹھ کر استغفار کرتے ہیں تو میں اپنے عذاب کو روک لیتا ہوں۔

حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے باری تعالیٰ آپ کے پڑوسی کون لوگ ہیں؟ ارشاد خداوندی ہوگا مسجد کو آباد کرنے والے میرے پڑوسی ہیں۔

فضائل تو بہت سارے ہیں: اصل یہ ہے کہ گشت والے عمل کو صحیح فکروں اور اصولوں کے ساتھ کرنا ہے، اور اللہ کے بے طلب بندوں کے پاس بے غرض ہو کر جانا ہے، اور اپنا کمزور ایمان لیکر اللہ کے بندوں کو قوی ایمان کی دعوت دیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو بھی قوی ومضبوط بنادیں گے۔ (انشاءاللہ)

یہ کام جتنا بڑا اور اونچا ہے اتنا ہی اس کے آداب اور اصول ہیں۔

- ☆ مل جل کر چلنا ہے۔
- ☆ ایک ہی آدمی بات کرے۔
- ☆ گشت کرنے آٹھ دس آدمی جائیں

☆ مسجد کے قریب مکانوں پر گشت کریں

☆ مکان نہ ہو تو بازار میں گشت کریں

☆ گشت میں زیادہ آدمی ایسے جائیں جو اصولوں کی پابندی کرتے ہوں۔

☆ نئے آدمی زیادہ تیار ہو جائیں تو ان کو سمجھا بجھا کہ مسجد میں روک دیں۔

☆ تین چار آدمی نئے چاہے تو ساتھ لے لیں۔

☆ جس سے ملاقات کریں اس سے یہ کہیں ۔ بھائی ہم مسلمان ہیں اگر ہم اللہ کے حکم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر زندگی گذاریں گے تو اللہ راضی ہو کر ہماری زندگی بنادیں گے، سب کی زندگی اللہ پاک کے حکم کے مطابق حضورؐ کے طریقے پر آجائے، اس کے لئے بھائی مسجد میں کچھ فکر کی بات ہو رہی ہے

☆ کامیاب ہے وہ بات کرنے والا جو مختصر بات کر کے آدمی کو نقد مسجد میں بھیج دے۔

☆ جو لوگ نماز ادا کر چکے ہوں تو انہیں بھی مسجد میں بھیج دیں

☆ ضرورت ہو تو اگلی نماز کو مسجد میں جانے کا عنوان بنالیں (چھ نمبر کی محنت ۱۰۴)

گشت کے اصول

☆ سب سے بڑی چیز دل میں فکر ہو۔

☆ زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو۔

☆ ہماری نظر نیچی ہو۔

☆ اس بات کا یقین ہو کہ ہمارے تمام مسائل کا تعلق براہ راست اللہ کی ذات عالی سے ہو

☆ چیزوں پر نگاہ نہ پڑے اور دھیان نہ جائے

☆ چیزوں پر نگاہ پڑ جائے تو ہم انہیں مٹی ہی سمجھیں کیونکہ مٹی سے بنی ہے اور پھر مٹی ہو جائے گی۔

☆ چیزوں کی طرف اگر ہمارا دل پھر گیا تو پھر ہم جن کے پاس جارہے ہیں ان کا دل ان چیزوں سے کیسے بھرے گا۔

☆ برزخ یعنی قبر کا داخلہ ہمارے سامنے ہو

☆ اپنی نیتوں کو صحیح کریں، اصل دعوت کا مقصد اپنی ذات ہے۔

☆ آپ ﷺ کا ہر عمل عالمی اثر رکھتا ہے اس لئے عالم کی نیت کے ساتھ جانا۔

☆ گلیوں میں تیسرا کلمہ اور بازار میں چوتھا کلمہ پڑھنا ہے۔

☆ واپسی میں استغفار کرتے ہوئے آنا ہے۔ (بیان مولانا سعد صاحب کاندھلوی)

گشت کا مقصد

☆ گشت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور سارے انسانوں کے دنیاوی اور آخرت کے سارے حالات کے مسائل کا حل، اپنے اوامر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے میں رکھا ہے۔

☆ یہ دونوں چیزیں ہماری زندگی میں آجائیں اس کے لئے یہ محنت شرط ہے

☆ اس عالی محنت کو بستی کے مسلمان کرنے والے بن جائیں (چھ نمبر کی محنت)

گشت کی محنت چار جماعتیں بنائی جائیں

☆ ایک عمل یہ ہے کہ باہر کا چلنا پھرنا ایمان کی نسبت پر ایمان والوں سے ملاقات کرنا یہ عمل اصل ہے۔

☆ باقی مسجد کے تین اعمال ہیں ذکر و دعا، استقبال، درمیان بات چیت یہ تین اعمال پہلے عمل کی تقویت کے لئے ہیں

☆ جو جس عمل میں بھی رہے گا اس کو پورے گشت کا ثواب ملے گا۔

☆ جو جماعت باہر جائیگی اس میں ایک رہبر، ایک ذمہ دار اور ایک متکلم ہوگا

رہبر کی ذمہ داری

رہبر کا کام بہت اونچا ہے اور بہت بڑا ہے

☆ بھائی کو اس نام سے پکارے جس نام سے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہو
☆ گھر پر جائے تو دستک دے اگر بیل ہو تو اسے بجائے۔
☆ ساتھی آجائے تو اسے سلام کرے اور خیریت پوچھے
☆ ساتھی کرتا چپل نہیں پہنے ہے تو پہن کر آنے کو کہے۔
☆ متکلم بھائی سے ملاقات کرائے، رہبر بھی خود محتاج بن کر بات کو سنے
☆ رہبر اچھا گمان رکھے یہ ساتھی بات سنے گا اور مسجد کو آ:ے گا
☆ رہبر اپنی نظروں کی حفاظت کی بہت فکر کرے
☆ گھر پر اگر عورت دروازے پر آئے تو فوراً نظروں کو ہٹالے
☆ کسی کے گھر میں نہ جائے اور جھانک تاک نہ کرے
☆ رہبر با اثر آدمی ہو تو زیادہ بہتر ہے

ذمہ دار کی ذمہ داری

☆ پہلے دعا کرے (خود کرے یا کسی ساتھی کو کرنے کو کہے)
☆ جماعت کو صحیح رخ پر لے جائے۔
☆ جماعت کو ذکر و فکر کے ساتھ لے چلیں۔
☆ جماعت کو اصول و آداب کے ساتھ لے کر چلائے۔
☆ جماعت کو بے اصولیوں پر روک کر ترغیب دے۔
☆ اگر ساتھی ذکر سے غافل ہو تو ذرا آواز سے ذکر کرے۔
☆ متکلم بھائی بات شروع کرے تو سب کو سامنے لائے۔
☆ متکلم کی بات خود بھی محتاج بن کر سنے۔

☆ بھائی مسجد میں جانے پر تیار ہو تو اس کے اکرام میں فوراً ایک دو ساتھی جوڑ دے۔

☆ گھر ختم ہوئے تو واپسی کی ترغیب دے۔

☆ جماعت کو ندامت و استغفار کے ساتھ واپس مسجد کی طرف لے چلے۔

☆ اجتماعی عمل ہو رہا ہو تو اس میں جوڑ دے۔

متکلم کی ذمہ داری

☆ متکلم ایمان والے بھائی کو مانوس کر کے بات شروع کرے۔

☆ ایمان کی اہمیت اور ایمان کی قیمت کی بات کرے

☆ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان کی قیمتی نعمت دی ہے اتنی قیمتی ہے کہ ایک وقت آئے گا دنیا کی ساری چیزیں سارے سہارے ساتھ چھوڑ دیں گے مگر ایمان ساتھ نہیں چھوڑے گا یہ قبر میں حشر میں ساتھ رہے گا، نجات دلائے گا کامیابی دلائے گا ہمیشہ کی جہنم سے بچا کر ہمیشہ کی جنت میں داخل کرائے گا اس ایمان کو محنت کر کے سیکھنا ہے، اپنی مسجد میں اس ایمان کے تعلق سے بات ہو رہی ہے آپ ہمارے ساتھ چلو انشاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

☆ اگر بھائی کوئی عذر رکھے تو اس کا حل بتائے۔

☆ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کی مختصر قربانی کو بتائے۔

☆ ساتھی تیار ہو تو مسجد کو روانہ کریں۔

☆ زیادہ مجبور نہ کرے بلکہ نرمی اور محبت سے بات کر۔

☆ ٹھیک ہے بھائی جس کام میں آپ لگے ہو اس کام کو پورا کرو۔

☆ بھائی جلدی سے فارغ ہو کر مسجد میں پہنچ جاؤ۔

☆ بھائی آتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اور بھائیوں کو بھی ساتھ لے آؤ۔

دعاء و ذکر والوں کی ذمہ داری

☆ دعا و ذکر والوں کا اصل کام دعاؤں میں لگے رہنا ہے

☆ اللہ تعالیٰ سے خوب مدد مانگنا۔

☆ اگر تھک گئے تو گنجائش ہے کہ ذکر وغیرہ کرے

☆ پھر تھوڑی دیر بعد دعاء میں لگنا۔

☆ خوب رو کر اللہ تعالیٰ سے پورے عالم میں بسنے والے انسانوں کی ہدایت کی دعا کرنا۔

☆ نقد جماعت ۴ ماہ کی بستی سے نکلنے کی دعا کرنا۔

☆ مسجد میں پانچ اعمال زندہ ہونے کی دعا کرنا۔

☆ نفس اور شیطان کی وساوس سے حفاظت کی دعا کرنا۔

☆ قبول ہونے کی امید سے دعا کرنا۔

استقبال والوں کی ذمہ داری

☆ استقبال کے ساتھی ذکر فکر کے ساتھ رہنا۔

☆ نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ قوموں کا استقبال کرنے کی توفیق دے۔

☆ کوئی ساتھی مسجد کو آئے تو ملکر خوش ہونا۔

☆ ساتھی کی خیر خیریت معلوم کرنا۔

☆ نماز کے تعلق سے پوچھے کہ بھائی ماشاء اللہ آپ نے نماز پڑھی ہوگی۔

☆ نماز پڑھ لی ہے تو اسے بات کے اندر بیٹھانا۔

☆ اندر تک ساتھی کے ساتھ جانا۔

☆ اگر نماز نہیں پڑھی ہے تو پڑھنے کو کہنا۔

☆ جماعت واپس آنے تک کھڑے رہنا۔

درمیانی بات چیت کرنے والوں کی ذمہ داری

☆ دنیا سے بے رغبتی کی بات کرنا۔

☆ آخرت کی فکر والی بات کرنا۔

☆ دین وایمان کا نفع بتانا۔

☆ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر بات کرنا۔

☆ اللہ کے راستہ میں نکلنے کی ترغیب دینا۔

☆ جان ومال کی حقیقت بتانا۔

☆ جماعت آنے تک بات کرنا۔

☆ انشاء اللہ مغرب کے بعد بھی بات ہوگی ضرور تشریف رکھیں کہنا۔

☆ مغرب بعد جو تقاضے آئیں تو تشکیل والوں کو اپنے نام لکھائیں کہنا۔

مجمع جوڑنے کی ضروری باتیں

☆ مجلس میں بیٹھنے کے آداب بتانا۔

☆ اگلی بات سننے کی استعداد پیدا کرنا

☆ ایمان وآخرت کی باتوں کے سننے کی طلب پیدا کنا۔

☆ تشکیل کی اہمیت بتانا۔

☆ آخر تک بات سننے کی ضرورت اور فائدہ بتانا۔

☆ ان مبارک مجلسوں میں بیٹھنے کے فضائل بتانا۔

بیان کے اندر ان باتوں کا خیال رکھنا

☆ بیان چھ صفات کے اندر کرنا۔

☆ بات زیادہ لمبی نہ کرنا۔

☆ حدیث پاک کا مفہوم بیان کرنا۔

☆ بات آسان کر کے بیان کرنا۔

☆ غلط قصے بیان نہ کرنا۔

☆ مثبت انداز میں بات کرنا۔

عمومی بات چیت ان نکات پر ہو

☆ مختصر آخرت کی فکر دلائے (اللہ پاک کی ذات عالی سے تعلق قائم ہوا تو کیا ہوگا؟) اللہ پاک کی ذاتِ عالی سے تعلق قائم نہ ہوا تو کیا نقصان ہوگا؟

☆ دنیا و آخرت کی کامیابی دین پر چلنے میں ہے۔

☆ دین پر چلنے کا موقع موت سے پہلے کا ہے۔

☆ دین زندگی میں آجائے اس کے لئے یہ صفات ہیں۔

☆ ہر صفت کے ساتھ اس کو زندگی میں لانے کی فکر دلائے

☆ انبیا علیہ السلام اور صحابہؓ کے ساتھ اللہ پاک نے جو مدد فرمائی ہے بیان کیا جائے۔

☆ آخر میں چار ماہ چلہ کی تشکیل کیا جائے۔

☆ تین دن کی تشکیل جم کر کرے۔

☆ مقامی اعمال اور گھروں کی تعلیم کی طرف توجہ دلائے۔

بیان کیسے کریں

☆ چھ نمبروں کے اندر بیان کرے۔

☆ بیان کرنے کی جگہ پر پہلے سے نہ پہنچ جائے

☆ پروقار کھڑا ہو۔

☆ مجمع کی حالت دیکھ کر بیان کرے۔

☆ تکیہ کلام نہ بنائے۔

☆ فضائل زیادہ اور وعیدیں کم بیان کرے۔

☆ بزرگوں کے کشف اور کرامات کے واقعات بیان نہ کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر کھڑا ہو۔

☆ سب کی طرف دیکھے۔

☆ کسی کا نام نہ لے۔

☆ حالات حاضرہ پر بیان نہ کریں۔

☆ کوئی کپڑا رومال وغیرہ لے کر کھڑا نہ ہو۔

☆ لوگوں کی کمی بیان نہ کرے

☆ ہاتھ بہت زیادہ نہ ہلائے۔

☆ آواز مجمع کے مطابق ہو۔

☆ کسی جماعت کا نام نہ لے

☆ بیان سے پہلے نہ سوچے۔

☆ خود کو بھی شامل کرے پکی ٹھکی بات کرے جس کی صحت پر مکمل یقین ہو۔

☆ قرآن شریف کی آیات یا احادیث مبارکہ کو نہ پڑھے، اگر عالم ہو تو پڑھ سکتے ہیں۔

☆ محتاج بن کر بیان کرے۔

☆ توحید و رسالت و دعوت کو خوب بیان کرے۔

☆ پورے عالم کی نیت کرے۔

☆ کم از کم بیس منٹ بیان ہو۔

☆ باقی ساتھی فکر مند ہو کر بیٹھیں۔ (تبلیغ بالیقین ج ۲/ص ۴۵۰)

اللہ کے راستے میں نکل کر پانچ گشت کرے

☆ تعلیمی گشت

☆ عمومی گشت

☆ خصوصی گشت۔

☆ تشکیل گشت

☆ وصولی گشت

تشکیلی گشت میں تین باتوں کا خیال رکھیں

☆ عالم دین کے پاس جاؤ تو زبان کی حفاظت کرو۔

☆ امیر مالداروں کے پاس جاؤ تو نظروں کی حفاظت کرو۔

☆ اللہ والوں کے پاس جاؤ تو دل کی حفاظت کرو جو دل میں ہے وہی بولو۔

تعلیمی گشت

☆ تعلیمی گشت کا اصل مقصد نقد تشکیل کرنا اور تعلیم کا جو نور مسجد میں ہے وہ تعلیمی گشت کے ذریعہ پورے بستی میں پھیلایا جائے۔

☆ دو ساتھی دس پندرہ منٹ گشت کرے۔

☆ ساتھی واپس آکر دوسرے جوڑی روانہ کرے۔

☆ تعلمی گشت میں بات یہ کرے.......... دیکھو بھائی اللہ نے مجھے اور آپ کو ایمان والا بنایا ہے، ایمان بہت قیمتی ہے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو شخص رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان بچا کر لے جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا سے دس گنا بڑی جنت دیں گے، اور ایمان والا اتنا قیمتی ہے کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اس دنیا میں لا اللہ الا اللہ کہنے والا ایک بھی باقی ہے جس طرح ایمان قیمتی ہے اسی طرح ایمان والا بھی قیمتی ہے اور ایمان والے کا وقت قیمتی ہے اور یہ وقت زیادہ قیمتی بنے گا جب ایمان والا اپنے وقت کو مسجد میں لگائیگا، تو الحمد للہ نورانی مسجد میں ایمان بنانے والا عمل شروع ہے، اللہ نے آپ کو فارغ کیا ہے، جتنا آپ کے پاس وقت ہے ہمارے ساتھ چلئے۔

☆ وہ ساتھی جتنا بھی وقت دے لے کر آئیں اور ذمہ دار سے ملائے۔

☆ جب اس کا وقت ختم ہو تو اسے کہے اگر آپ کا کام ہے تو جا سکتے ہیں۔

☆ جب وہ جانے لگے تو ذمہ دار صاحب ایمان اور اعمال کی فکر دلائے۔

☆ نقد تشکیل کرے بات سمجھا کر۔

تشکیل کیسے کریں

☆ تشکیل والا بیان والے کے قریب بیٹھے۔

☆ کاپی اور قلم کا پہلے سے انتظام کرے۔

☆ دوبارہ بیان شروع نہ کرے۔

☆ کسی کا نام لے کر نہ کہے کہ آپ بھی کھڑے ہوں۔

☆ زیادہ زور نہ دے۔

☆ نکلنے کے فضائل بیان کرے۔

☆ زبردستی نہ کھڑا کیا جائے۔

☆ جماعت کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔

☆ جب تشکیل والا کہہ دے کہ آپس میں ایک دوسرے سے بات کروتو تو پھر اس وقت بات کریں۔

(تبلیغ بالیقیں ج ۲/ص ۴۵۱)

خصوصی گشت

☆ مقامی ساتھی کولیکر تین قسم کے لوگوں کی ملاقات کرے۔

☆ مسجد وار جماعت کے ساتھیوں سے مل کر ساتھ دینے پر آمادہ کریں۔

☆ دنیا کے اعتبار سے بڑے ان سے ملکر کام کو ان کے سامنے رکھنا کام کا نفع سمجھانا ساتھ دینے کی درخواست کریں۔

☆ دین کے اعتبار سے بڑے لوگوں کی مثلاً علما کرام، صلحاء اور ائمہ کرام ان سے مل کر دعا کی درخواست کریں اگر متوجہ ہیں تو کچھ کارگذاری سنائیں۔

دوسرا گشت اور اس کا مقصد

پہلا گشت اور دوسرا گشت ملا کر ایک عمل ہے،

دوسرا گشت کا مقصد: ایسی بستی میں پانچ اعمال کا زندہ کرنا ہے جہاں کام نہیں یا کمزور ہے

۔

☆ دوسرا گشت ذمہ داروں کے مشورہ سے اپنے ذمہ لے۔

☆ دوسرا گشت میں پانچ اعمال زندہ کرنے ہیں۔

☆ گشت سے ایک دن پہلے اپنے ساتھیوں کو فکر مند کرائے۔

☆ نکلنے کا وقت طے کرے۔

☆ تمام ساتھی مسجد میں جمع ہو اور مسجد ہی سے دوسرے گشت کے لئے روانہ ہو۔

☆ جس دن گشت ہے اس دن صبح ڈھائی گھنٹہ کی محنت اس مسجد کی محلّہ میں کرے اور وہاں کے ساتھیوں کو خبر دے آج انشاءاللہ گشت ہوگا آپ ہمارا ساتھ دیں

☆ اس بستی والوں سے مشورہ کریں پھر گشت کرے۔

☆ اپنے ساتھ وہاں کے لوگوں کی تین دن کی تشکیل کرے۔

☆ اپنی نگرانی میں ان سے کام کرائے

☆ اور ان پر ایسی محنت کرے کہ چار ماہ، اور چلہ میں جانے کا جذبہ بنے۔

☆ چار پانچ ہفتہ میں اگر وہاں کام قابو میں آجائے تو ذمہ داروں کے مشورہ سے اس بستی کے لئے دوسری مسجد کی ذمہ داری دے۔

☆ اگر چار پانچ ہفتہ میں کام قابو میں نہ آئے تب بھی اس مسجد کو چھوڑ دیں مشورہ سے اپنے لئے کوئی دوسری مسجد لے اور وہاں کے لئے کسی اور مسجد والوں کو طے کریں ان کو چھوڑنا نہیں ہے ہوسکتا ہے اللہ پاک نے ان کی ہدایت دوسری مسجد

کفر ٹوٹے گا

ایمان پر محنت ہوگی.................... تو............... کفر ٹوٹے گا۔

نماز پر محنت ہوگی.................... تو............... بدعت ٹوٹے گی۔

علم پر محنت ہوگی.................... تو............... جہالت دور ہوگی۔

ذکر پر محنت ہوگی.................... تو............... غفلت دور ہوگی۔

اکرام پر محنت ہوگی.................... تو............... عداوت دور ہوگی۔

اخلاص پر محنت ہوگی.................... تو............... ریا کاری دور ہوگی۔

اللہ کے راستہ میں جتنا نکلیں گے...... تو............... جان و مال کی ترتیب صحیح ہوگی۔

چھ۔ غ کے جملے جن سے بچنا ضروری

دعوت کے کام کرنے والے ساتھیوں کے لئے۔ چھ۔ غ۔ کے جملے سے بچنا ضروری ہے تو اللہ کی ذات سے ترقی کی امید ہے۔

☆ غلو سے بچنا۔

☆ غِل (کینہ) سے بچنا۔

☆ غرور سے بچنا

☆ غفلت سے بچنا۔

☆ غیبت سے بچنا۔

☆ غصہ سے بچنا۔

روانگی کی بات

محترم بزرگو اور دوستو!...... اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ہمیں اپنے راستہ میں نکلنے کی توفیق دی ہے اللہ پاک ہمارے نکلنے کو قبول فرمائے اور آسان فرمائے، آمین، اللہ نے ہمارے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمایا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے جس بندہ کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے ہی ہم اللہ کے راستے میں نکلے ہیں ہماری بستیاں ہمارے گاؤں ہماری مسجد کے ماحول میں کتنے اللہ کے بندے تھے ہم سے اچھی شکل والے ہم سے اچھی عقل والے صلاحیت والے طاقت والے اور مال والے ان میں سے اللہ پاک نے ہمیں چنا ہے ہمیں قبول فرمایا اور ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم بھائیو بزرگو اور دوستو!........... قدر کیا ہے؟

قدر یہ ہے کہ ہم اپنے اوقات کو صحیح استعمال کریں، یہ اصل قدر ہے جس محنت کے لئے جس راستہ میں ہم جارہے ہیں بہت اونچی محنت ہے اور بڑا مبارک راستہ ہے، یہ ہدایت والی محنت ہے، دین کو زندہ کرنے والی محنت ہے، اس کے بڑے فضائل ہیں۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح وشام کا نکلنا دنیا اور دنیا کے اندر جو کچھ ہے ان سے بہتر ہے، باعتبار چیزوں کے بھی اور باعتبار اعمال کے بھی اس محنت کے کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے جو بندہ اللہ کے راستہ میں نکلتا ہے اللہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

یہ راستہ بڑا قیمتی ہے، ایک عمل کی قیمت اس راستہ میں اتنی بڑھ جاتی ہے ایک قدم پر سات سونیکیاں ملتی ہیں سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں سات سو درجات بلند ہوتے ہیں، ایک سبحان اللہ کہنے پر سات لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، ایک ایک عمل اتنا قیمتی ہے

تو یہ اللہ کا راستہ کتنا قیمتی ہوگا۔

(مثال) ایک ہیرے کی کتنی قیمت ہوتی ہے؟ ہزاروں لاکھوں کا بلکہ کروڑوں کا ہوتا ہے، جب ایک ہیرا اتنا قیمتی ہوتا ہے تو ہیرے کی کان اور ہیرے کی دکان کتنی قیمتی ہوگی، اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اس مبارک راستہ میں محنت کرنے والوں کی دعاؤں کو اللہ تعالی بنی اسرائیل کے نبیوں کی دعاؤں کی طرح قبول فرماتے ہیں۔

میرے محترم بھائیوں! اس نکلنے پر ہم اللہ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے ایک زبان کا شکر ہے، ہم زبان سے بھی اللہ کا شکر ادا کریں، ایک قلبی شکر ہے کہ دل کے اندر پورا احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنے راستہ میں نکال کر بہت بڑا احسان کیا، اور ایک عملی شکر ہے کہ اپنے اوقات کو صحیح گذارنا، اس لئے ہمیں نکلنے کے زمانہ میں اعمال کی اور اوقات کی پابندی کرنا ہے، سب سے پہلے ہمیں اپنی نیت کو درست کرنا ہے ہم کیوں نکلنے ہیں، یہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے، ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے ہم اللہ کے راستے میں دین پر چلنا سیکھنے کے لئے نکلے ہیں اور دین کی محنت کرنا سیکھنے کے لئے نکلے ہیں، یعنی دوسروں کو دعوت دے کر اللہ کے راستہ میں نکالنا ہے، تا کہ وہ بھی دین پر چلنا سیکھیں، اور اللہ ہم سے راضی ہو جائے یہ ہمارا مقصد ہے۔ دین کو آدمی اپنے مقام پر بھی سیکھ سکتا ہے، لیکن دین پر چلنا اور سیکھنا اللہ کے راستہ میں ماحول سے آتا ہے، اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے، آدمی کو وہ ملے گا جس کی نیت کی ہے اس لئے ہمیں اعمال کی اور اوقات کی پابندی کرنا ہے، جب اعمال اور اوقات کی پابند کرتے ہوئے چلیں گے تو دین پر عمل کرنا آسان ہوگا، اعمال کچھ انفرادی ہیں کچھ اعمال اجتماعی ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

اللہ کی راہ میں چار باتوں کو خوب اپنانا چاہئے

☆ امیر کی تابع داری۔ ☆ مسجد کی چہار دیواری۔

☆ آنکھوں کی بردباری۔ ☆ راتوں کی آہ وزاری

اطاعت امیر (ذمہ دار)

للہ کے راستہ میں نکل کر سارے اعمال کئے لیکن امیر کی اطاعت نہیں کی تو اس نے کچھ نہیں کیا۔

☆ مشورہ سے جو ہماری جماعت کا امیر بنایا جائے گا اس کی تابعداری کرنا ہے۔

☆ اوقات گذاری سے لیکر واپسی پر کارگذاری کے عمل تک اطاعت کرنا ہے۔

☆ ہر کام میں امیر کی بات مانے (بشرطیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ کرے۔

☆ اس کا حکم نفس پر گراں گذرے اور اپنی رائے کے خلاف ہو تب بھی مانے۔

حدیث: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارا امیر ناک کان کٹا ہوا شخص بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب قرآن کے ذریعہ لے چلتا ہو تو اس کی بھی بات سنو اور کہا مانو۔ (مسلم)

حدیث: آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

محترم بزرگوں اور دوستو:............ہم طے کرلیں کہ ہر حال میں امیر کی مانیں گے انشاء اللہ سمجھ میں آیا تبھی مانیں گے۔ سمجھ میں نہ آیا تب بھی مانیں گے، سمجھ میں آیا تو بات مانی، اور سمجھ میں نہیں آیا تو نہیں مانی۔ تو امیر کی نہیں مانی بلکہ اپنی سمجھ کی مانی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امیر کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا کرے (آمین)۔

مسجد کی چہار دیواری

☆ مسجد اللہ کا گھر ہے۔
☆ مسجد اعمال کی جگہ ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن جن جن لوگوں کو عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے اُن میں ایک شخص وہ بھی ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو۔
☆ ایمان والوں کو مسجدیں ایسی ہیں جیسے مچھلی کیلئے پانی۔
☆ دنیا میں سب سے بہترین جگہیں مسجدیں ہیں۔
☆ دنیا میں بدترین جگہیں بازار ہیں۔
☆ مسجد میں فرشتے رہتے ہیں۔
☆ مسجد کا ماحول فرشتوں والا ماحول ہے۔

اس لئے اللہ کے راستے میں مسجد کے ماحول میں اور فرشتوں کے نورانی ماحول میں رہینگے تو انشاء اللہ اُن کی صفات ہماری زندگیوں میں آئیں گی۔ نیت کریں اور دعا بھی کریں کہ ۴۰ دن مسجد والے ماحول میں گزاریں گے۔

نگاہوں کی حفاظت

☆ نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔
☆ نگاہوں کا اثر دل پر ہوتا ہے۔
☆ نگاہ کی مثال کیمرہ کی طرح ہے۔
☆ نگاہ کی حفاطفت کرنے سے اعمال میں دل لگتا ہے۔
☆ نگاہ کی حفاظت سے نمازوں میں حلاوت نصیب ہوتی ہے
☆ نگاہ کی حفاظت کرنے پر اللہ اُس کے ایمان میں ایسی لذت دینگے جس کی

حلاوت دل میں محسوس ہوتی ہے۔

☆ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے دنیا میں ذلت کا اندیشہ ہے۔

☆ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے اطاعت کا نور سلب ہو جاتا ہے۔

☆ اپنے آپکو مسجد میں مقید کرنا ہے۔

☆ باہر گئے بھی تو اپنی نگاہ کو قابو میں رکھنا ہے۔

☆ ہر جگہ درمیانی نگاہ سے چلنا ہے۔کیونکہ بھائیوں مسجد کے باہر کا ماحول شیطان کا ماحول ہے اسلئے نظروں کی حفاظت کرنے کی اللہ کے راستہ میں مشق کرنا ہے اور زندگی بھر کیلئے اسے عمل میں لانا ہے

راتوں کی آہ وزاری

☆ حضرت مولانا الیاسؒ نے فرمایا کہ یہ کام میں دعا جو ہے وہ بارہ آنا ہے اور دن بھر کی محنت کے ذریعہ دعوت دینا اور تھکنا چار آنا ہے۔

☆ راتوں میں اُٹھ کر دعا مانگا جائے، اور گرم گرم آنسوں ٹپکائے جائیں۔

☆ ہمارے کام تو رونے سے بنیں گے، جیسے بچہ ہے بھوک لگتی تو کیا کرتا ہے؟ پیٹ میں درد ہو تو کیا کرتا ہے۔ پیشاب پاخانہ ہو جائے تو کیا کرتا ہے؟ صرف ایک ہی کام کرتا ہے۔ رونہ۔ اس سے اس کے سارے کام بنتے ہیں، ایسے ہی ہمارے بھی کام رونے سے بنیں گے۔

چار چیزوں کی رعایت کے ساتھ چلنا ہے

☆ اطاعت کے ساتھ چلنا ہے
☆ مشوروں کے ساتھ چلنا ہے
☆ قربانی کے ساتھ چلنا ہے
☆ اُصولوں کے ساتھ چلنا ہے (انعام التبلیغ)

ان چار چیزوں کو اپنانے سے چار فائدے ہوں گے

☆ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل کے اندر آئیگی۔
☆ حضور ﷺ کی اطاعت کا جذبہ دل میں آئے گا۔
☆ فکر آخرت دل کے اندر آئیگا
☆ اُمت کا غم دل کے اندر آئیگا (انعام التبلیغ)

چار باتیں بالکل نہ کرے

(1) زبان کا سوال
(2) دل کا سوال
(3) فضول باتیں۔
(4) ساتھی کی کوئی چیز بغیر اجازت نہ لے (انعام التبلیغ)

فضول خرچی

☆ فضول خرچی کرنے سے محنت ضائع ہو جاتی ہے۔
☆ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ فضول خرچی کرنے سے پورا وقت لگانا مشکل ہوتا ہے۔

☆ حضرت جی رحمتہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جن کاموں کے کرنے کو کہا جاتا ہے اُن کو کریں گے تو نا کرنے کے کاموں سے اپنے آپ حفاظت ہوتی ہے۔

اللہ کی راہ میں نکل کر چار باتیں خوب کریں

(1) دعوت الی اللہ

(2) تعلیم و تعلّم (سیکھنا سکھانا)

(3) عبادت

(4) خدمت

☆ ایک دوسرے کی قدر کرنا

☆ ایک دوسرے کی خدمت کرنا

☆ ایک دوسرے کا اکرام کرنا۔اس طرح کرنے سے ساتھیوں کی صفات اور خوبیاں ہمارے اندر منتقل ہوتے ہیں۔

☆ آپس کا جوڑ۔۔فرمایا دنیا میں اللہ کی طاقت کے بعد سب سے بڑی طاقت آپس کا جوڑ ہے۔

☆ آپس کے جوڑ پر اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے۔

☆ یہ راستہ جوڑ کے پیدا کرنے کا ہے۔

☆ حضرت مولانا الیاسؒ فرماتے تھے کہ یہ خوبیوں کے لین دین کا راستہ ہے۔

چار باتوں میں وقت کم خرچ کرے

(1) کھانے پینے میں

(2) سونے میں

(3) پیشاب پاخانہ میں

(4) آپس کی ضروری باتوں میں (انعام)

(1) اپنی خدمت

(2) امیر کی خدمت

(3) ساتھیوں کی خدمت

(4) مخلوق خدا کی خدمت

حضرت مولانا یوسف صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اِس راستے میں نکلنے کے بعد اپنے آپکو خادمیت کے رُخ پر ڈالا جائے مخدومیت کے رُخ پر نہ ڈالا جائے۔ خدا تعالیٰ تمہیں بھی توفیق دے اور مجھے بھی آمین۔

چار چیزوں میں دخل اندازی نہ کرے

(1) اذان میں۔

(2) اقامت میں۔

(3) امامت میں۔

(4) انتظامی لائین میں۔

چار چیزوں میں اپنے وقت کو گزارنا

(1) دعوت۔ (2) تعلیم۔

(3) نماز۔ (4) اللہ کا ذکر۔

(ایک اہم بیان)

سوال : انسان میں اللہ تعالیٰ نے مادۂ طلب رکھا ہے اگر رخ اللہ کی طرف چلا جائے تو دعا اور اگر انسانوں کی طرف چلا جائے تو سوال۔

اسراف کیا ہے؟ آدمی میں حق تعالیٰ شانہ نے زیادہ کی طلب کا مادہ رکھا ہے۔ اگر اپنے ہی اوپر خرچ ہو جائے تو اسراف اور دوسروں پر ہو تو سخاوت ۔

(ایک اہم بیان، صفحہ ۲۱)

چار باتوں سے اللہ پاک چار چیزوں کا نور دے گا

☆ امیر کی اطاعت سے	سنت کا نور
☆ تہجد کی پابندی سے	شریعت کا نور
☆ تکبیر اولیٰ سے	معرفت کا نور
☆ نگاہ کی حفاظت سے	حقیقت کا نور

چار دعائیں اللہ سے ہمیشہ مانگنا

☆ تہجد کی پابندی اور رونا مانگنا۔

☆ موت تک مقامی پانچ کاموں کی توفیق مانگنا۔

☆ حلال روزی مانگنا جس میں محنت ومشقت نہ ہو۔

☆ ہر ماہ وسال تعین کے ساتھ تین دن اور چلہ کی توفیق مانگنا۔

روانگی کے آداب

محترم بزرگو اور بھائیوں: اللہ کا احسان ہے کہ اللہ ہمیں اپنے راستہ میں نکلنے کی توفیق عطا فرمائی، الحمدللہ بہت سارے باتیں اوقات کے استعمال کے تعلق سے ہمارے سامنے آئیں۔ اب اعمال کے تعلق سے یہ مذاکرہ ہے تا کہ یہ اعمال بھی صحیح رُخ پر ہوں۔ اعمال صحیح رُخ پر ہوں گے تو ہماری تربیت ہوگی اسلئے غور سے سننا ہے۔

نکلنے سے پہلے کچھ چیزوں کی فکر کرنا ہے

☆ ایک دوسرے کا تعارف کیا جائے۔

☆ طعام سیٹ کو ترتیب دیا جائے۔

☆ فضائل کی کتابیں لیا جائے۔ اول۔ دوم۔ اور منتخب حدیث۔

☆ سفر کی ترتیب لگالے۔

☆ کس چیز سے سفر کرنا ہے طے کرے۔

☆ ہر ساتھی کو سفر کی ترتیب بتادے۔

☆ روانگی کا وقت طے کرے۔

☆ ہر کام سنت کے مطابق کرے۔

☆ مسجد سے سنت کے مطابق نکلے۔

☆ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت علی اللہ۔

☆ بس اسٹینڈ جانا ہے یا ریلوے اسٹیشن طے کرے۔

☆ پیدل اخلاق کے ساتھ چلے۔

☆ ریزرویشن خود کرے۔

☆ مومن نہ دھوکہ دیتا ہے اور نہ دھوکہ کھاتا ہے۔

☆ گاڑی کا انتظار کرے۔

☆ سامان کی نگرانی کرے۔

☆ ذکر کے ساتھ دین کا مذاکرہ کرے۔

☆ دنیا کی ادھر اُدھر کی بات نہ کرے۔

☆ گاڑی دیر ہو تو تعلیم کرے۔

☆ سیکھنا سکھانا کرے۔

☆ تعلیم احتیاط کے ساتھ کرے۔

☆ قتال یا غزوات کے واقعات نہ پڑھے۔

☆ سنت طریقہ سے سوار ہو جاے۔

☆ سفر میں نماز کا اہتمام کرے۔

☆ نماز وقت پر ادا کرے۔

☆ بستی میں داخل ہونے سے پہلے نیت صحیح کرے۔

☆ جوڑیاں بنا کر چلیں۔

☆ مسجد میں سنت کے مطابق داخل ہو۔

☆ مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے۔

☆ سامان کو ایک طرف رکھیں۔

☆ سامان کو نیچے سے جھاڑیں۔

☆ چادر سے سامان کو ڈھانک دے۔

☆ جسے اشد تقاضہ ہو وہ فارغ ہو جائے۔

☆ وضو کرے۔

☆ تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نماز ادا کرے۔

☆ اللہ سے مدد کی دعا کرے۔

☆ فکروں میں جڑ جائے مشورہ کرے۔

دن بھر کے اعمال کا مشورہ

مشورہ میں ان امور کو طے کرنا ہے:

- ☆ خصوصی ملاقات۔ ☆ خدمت۔
- ☆ تعلیم۔ ☆ اعلانات۔
- ☆ ظہر کی بات۔ ☆ عصر کی بات۔
- ☆ مغرب کی بات ☆ فجر میں بات۔

سفر تبلیغ میں یہ چیزیں ساتھ رکھیں

- ☆ مسواک ☆ لوٹا
- ☆ مصلیٰ ☆ صابون
- ☆ سوئی دھاگہ ☆ دسترخوان ضرورت کا سامان
- ☆ بنے ہوئے ڈھیلے ☆ ماچس
- ☆ موم بتی ☆ کنگھا اور قینچی
- ☆ تیل ☆ سرمہ دانی
- ☆ ٹارچ ☆ عصا جو سترہ بن سکے

داعی کے اندر چار صفات ہوں

- ☆ دین کے مٹنے کا غم ☆ امت سے شفقت
- ☆ دینا سے بے رغبتی ☆ قبر و آخرت کا استحضار

امیر جماعت کے فرائض (ذمہ دار)

☆ اپنے ساتھیوں کے آرام وراحت کا خیال کرے۔
☆ سب سے مشورہ لے اور ہر ایک کی رائے کی قدر کرے۔
☆ کسی ساتھی کے ساتھ سختی اور حکومت کے لہجے سے پیش نہ آئے۔
☆ سب ساتھیوں کے مرتبہ کو معلوم کرے اور مرتبہ کے موافق ان سے برتاؤ کرے۔
☆ اگر جماعت میں چند آدمی ایسے ہوں جو تقریر کر سکتے ہیں تو حسب موقع

سب

سے تقریر کرائے۔
☆ مناسب انداز میں لایعنی چیزوں پر ٹوکتا رہے۔
☆ صبح وشام کی تسبیحات کی پابندی کرائے۔
☆ مناسب سمجھے تو کام ساتھیوں پر تقسیم کردے۔
☆ ساتھیوں میں کچھ کشیدگی ہو جائے تو جلدی سے صلح کرادے۔
☆ بار بار فکر آخرت اور خوف خدا کی تلقین کرتا رہے۔

﴿چھ باتیں ۲۸ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری﴾

مامور کیسے چلیں

☆ امیر جیسا بھی ہو اس کی اطاعت ضروری ہے۔
☆ امیر کی خوب اطاعت کرے۔
☆ اتنا فکر مند ہو جیسے کہ ذمہ داری یہی ہے۔
☆ بدترین مامور وہ ہے جو ذمہ دار کو فیصلے پر مجبور کرے۔
☆ اپنے آپ کو امیر کے حوالے کردے۔

☆ ہر کام ذمہ دار سے پوچھ کر کرے۔
☆ کسی ساتھی میں کمزوری ہوا تو امیر کو اطلاع کرے۔
☆ ذمہ دار اگر بھول جائے تو ماموریاد کرائے۔
☆ چپکے چپکے سب کی خدمت کرے۔
☆ امیر صاحب کی خدمت کرے۔
☆ جس کام کی اجازت لی ہے وہی کام کرے
☆ امیر صاحب کے اشارے پر چلے۔
☆ ذمہ دار کی منشا کو سمجھے۔ ☆ خود کو سب سے کم تر سمجھے۔
☆ ذمہ دار کی جائز بات کو مانے۔ ☆ خوشی سے بات (حکم) مانے۔
☆ ماموسخت نہ ہو۔ ☆ ذمہ دار سے محبت ہو۔
☆ خود کو پیش کرے۔ ☆ اپنے عیوب نکالے
☆ جو بھی تقاضہ ہو اس کو اپنی ذات کے اعتبار سے پورا کرے
☆ ذمہ دار اگر جاہل ہو تو پھر بھی اس کو اپنے سے اعلیٰ سمجھے۔
☆ اس کے لئے دعائیں کرے۔ (تبلیغ بالیقیں کار نبوت ج ۲ ص ۴۴۴)

مسجد کے آداب

(۱) مسجد عبادت اور نزول رحمت کی جگہ ہے
(۲) مسجد اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے
(۳) سب سے بہترین جگہ اللہ پاک کے نزدیک مسجد ہے۔
(۴) مسجد میں داخل ہوں تو سیدھے پیر سے داخل ہوں۔
(۵) اور یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

(۶) مسجد سے نکلے تو بایاں پیر کو پہلے نکالیں۔

(۷) اور یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

(۸) مسجد میں باوضو رہیں۔

(۹) دو رکعت تحیۃ الوضو، تحیہ المسجد ادا کرے۔

(۱۰) مسجد میں نماز، ذکر، تلاوت قرآن، دعا وغیرہ میں لگے رہے۔

(۱۱) مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے۔

(۱۲) مسجد کے اندر صفائی کا خیال رکھیں۔

(۱۳) مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرے۔

(۱۴) جنبی ہونے کی حالت میں مسجد کے اندر نہ جائیں۔

(۱۵) مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے۔

(۱۶) نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرے۔

(۱۷) اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔

(۱۸) اپنے بدن کے کسی حصّہ سے کھیل نہ کرے۔ (دعوت و تبلیغ کی ضروری باتیں)

☆ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا اور نہ پوچھنا۔

☆ دستر خوان بچھا کر کھانا۔

☆ کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھنا۔

☆ دائیں ہاتھ سے کھانا۔

☆ اپنے سامنے سے کھانا۔

☆ درمیان سے نہ کھانا کیونکہ درمیان میں برکت اترتی ہے۔

☆ ملکر کھانا کھانا بہتریں کھانا وہ ہے جس میں ہاتھ زیادہ ہوں۔

☆ لقمہ نیچے گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھانا۔

☆ کھانے کے درمیان دنیا کی باتیں نہ کرے۔

☆ کھانے کو عیب نہ لگائے جی چاہے کھائے جی نہ چاہے نہ کھائے۔

☆ ٹیک لگا کر نہ کھائے۔

☆ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے پہلے انگلیاں چاٹ کر ہاتھ دھونا۔

☆ پہلے دستر خوان اٹھائیں پھر خود اٹھیں۔

☆ دستر خوان اٹھانے کی دعاء: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّ لَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنى عَنْهُ رَبَّنَا پڑھنا۔

☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو بسم اللہ اولہ واخرہ پڑھنا۔

☆ کھانے بعد برتن خوب صاف کرے کیونکہ برتن دعا دیتا ہے۔

☆ کھانے کے درمیان ذکر کرتے ہوئے کھائے۔

☆ کھانے کے بعد دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

☆ گرم کھانا نہ کھاے، پھونک نہ مارے، کھانا نہ سونگھے۔

☆ کھاتے وقت اُکڑوں بیٹھنا دونوں گھٹنے کھڑے ہوں۔اور آگے ذرا جھک کر

☆ ایک زانو یعنی ایک گھٹنہ کھڑا کر کے بیٹھیں

☆ دوزانو یعنی دونوں گھٹنوں کو بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھنا۔

☆ بیٹھ کر پئیں۔

☆ دیکھ کر پیئں۔

☆ بسم اللہ پڑھ کر پیئں۔

☆ تین سانس میں پیئں۔

☆ سر ڈھانک کر پیئں۔

☆ پی کر الحمد للہ کہیں۔

☆ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحاً اُجَاجاً بِذُنُوْبِنَا.

فرات ابر حمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذ نوبنا.

☆ دائیں ہاتھ سے پیئں۔

کلمہ : کھانا کھانے سے پیٹ نہیں بھرتا پیٹ بھرنے والی ذات اللہ کی ہے۔

نماز : کھانا کھانا اللہ کا حکم ہے اگر آپ ﷺ کے طریقے پر کھائیں گے تو عبادت بنے گا

علم وذکر : حلال کھائیں اور حرام سے بچے، ذکر کرتے ہوئے کھائے۔

اکرام مسلم : ساتھیوں کا اکرام کرتے ہوئے کھائے۔

اخلاص نیت : اللہ راضی ہونے کے لئے کھائے۔

دعوت وتبلیغ : کھانا کھانے سے جتنی بھی قوت ملتی ہے اس قوت سے اللہ کے راستے میں چل پھر کر خوب دعوت دیں۔

☆ خدمت سے خدا ملتا ہے۔

☆ خدمت کرنا سنت ہے۔

☆ خدمت سے تواضع پیدا ہوتی ہے۔

☆ خدمت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

☆ خدمت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔

☆ خدمت سے جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ جو خدمت کرتا ہے اللہ اسے مخدوم بناتے ہیں۔

☆ خدمت والوں کو تمام اعمال کا ثواب ملتا ہے۔

خدمت کی ترتیب

☆ بسم اللہ پڑھ کر خدمت شروع کرے۔

☆ اللہ کی رضا کے لئے خدمت کرے۔

☆ ذکر کرتے ہوئے خدمت کرے۔

☆ خدمت میں چھ صفات کا خیال کرے۔

☆ خدمت میں ایک نیا ایک پرانا ساتھی رہے۔

☆ خدمت والے آپس میں مشورہ کرے۔

☆ ذمہ دار سے بھی مشورہ کرے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھ کر خدمت شروع کرے۔

☆ خدمت والے نفل اور تسبیحات کا خیال رکھے۔

☆ مسلسل دو ساتھی خدمت نہ کرے۔

☆ کھانا نہ بالکل اعلی اور نہ بالکل گھٹیا بنائے۔

☆ انصاف سے تقسیم کرے۔

☆ خدمت سیکھتے سیکھاتے کرے۔

☆ باقی ساتھیوں کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دیں۔

☆ جب کچھ خریدیں تو پیسے دیکر دعوت دیں۔

☆ جماعت کا حوالہ دیکر چیز سستی نہ کرائیں۔

☆ امیر صاحب کی اجازت کے بغیر دستر خوان نہ لگائیں۔

☆ بازار میں دعوت کی نیت سے جائیں۔

☆ ساتھیوں کے ضروریات کی چیزیں بھی خدمت والے لائیں۔

☆ مقامیوں سے دکان داروں کے بارے میں پوچھ لے۔

☆ گاؤں والوں کو یا اپنے ساتھی کو اجازت کے بغیر خدمت میں نہ لگائیں۔

☆ ایسی چیز پکائیں جس کا موسم ہو۔

☆ اتنا اچھا نہ پکائیں کہ سب تعریف کریں۔

☆ اور بالکل خراب بھی نہ پکائیں۔

☆ کھانا حساب سے تیار کرے۔

☆ برتنوں کو دھونے میں جلدی کرے۔

☆ برتن ایک جگہ ڈھانک کر رکھیں۔

☆ خدمت میں نیت سب رکھیں تا کہ ثواب ملتا رہے۔

☆ علماء اور ذمہ دار کا خدمت کا جذبہ تو ہو مگر ساتھی انکو خدمت نہ کرنے دے۔

☆ کسی کا ہدیہ ذمہ دار کی اجازت کے بغیر قبول نہ کرے۔

☆ خدمت والے سامان کی حفاظت کرے۔

(تبلیغ بالیقین)

☆ جلد سونے کی فکر کرنا۔

☆ باوضو سونا۔

☆ آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا۔

☆ تین تین بار بستر جھاڑ کر سونا۔

☆ تسبیحات فاطمی پڑھنا۔

☆ چاروں قل تین مرتبہ پڑھنا۔

☆ آیۃ الکرسی پڑھنا۔

☆ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع پڑھنا۔

☆ سونے کی دعا پڑھنا۔

☆ سورہ ملک اور سورہ سجدہ پڑھنا۔

☆ داہنے گال کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر قبلہ رخ ہو کر سونا۔

☆ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھنا۔

چرچہ

☆ تبلیغ میں نہ کوئی چرچہ ہے۔

☆ نہ کوئی پرچہ ہے۔

☆ نہ کوئی خرچہ ہے۔

☆ تبلیغ دین کیلئے اتنی محنت کرو کہ تھک کہ ہو جاؤ.......................چور چور

☆ پھر رات کو بیدار ہو اور خدا سے مانگو اتنا کہ آنکھیں ہو جائے..........فور فور

☆ پھر قبر میں جاؤ گے تو ہوگا..نور نور

☆ پھر جنت میں ملیں گے تمہیں.......................................حور حور

☆ مگر یہ سب باتیں اس وقت ہوگی بھائی دعوت کیلئے سفر ہوگا..........دور دور

ایمان جڑ ہے

☆ جڑ جتنی مضبوط ہوگی......اتنا عمل کا تنہ مضبوط ہوگا۔

☆ تنہ جتنا مضبوط ہوگا......اتنی علم کی ٹہنیاں لگیں گی۔

☆ ٹہنی جتنی مضبوط ہوگی......اتنے ذکر کے پتے لگیں گے۔

☆ اب اس میں اکرام کے پھل لگیں گے۔

☆ پھل میں اخلاص کا رنگ ہوگا۔

☆ یہ درخت اللہ کے راستہ میں تیار ہوگا قربانی سے۔

یہ کام قلم سے نہیں

☆ یہ کام قلم سے نہیں قدم سے چلے گا۔

☆ یہ کام فون سے نہیں خون سے چلے گا۔

☆ یہ کام تنفیر سے نہیں تبشیر سے چلے گا۔

☆ یہ کام نہی عن المنکر سے اور امر بالمعروف سے چلے گا۔ (مولانا عبیداللہ بلیاویؒ)

سہ روزہ جماعت (تین دن)

یہ دعوت کے کام نکلنے کا دروازہ ہے۔ اس کے ذریعہ سے نئے ساتھی تیار ہوں گے۔ اللہ تعالی کے راستہ میں جانے کی عادت ہوگی۔ اگر صحیح اصول اور ترتیب سے تین دن لگائے جائیں تو دل اندر سے تقاضا کرے گا چلّہ اور چار ماہ کیلئے نکلنے کا۔

☆ ہفتہ واری گشت کے دن تین دن کی تشکیل جم کر کریں۔

☆ بہتر یہ ہے کہ جماعت تیار ہو کر رات کو اپنی مسجد میں قیام کریں۔

☆ روانگی کی بات ہو۔

☆ صبح جماعت کی روانگی جلد کرے۔

☆ مشورہ سے اوقات گذاری کی بات طے کریں۔

☆ جماعت بہتّر گھنٹے پورے لگائے۔

☆ کسی ایک بستی میں تسلسل کے ساتھ تین دن لگائے جائیں تو انشاء اللہ اس بستی میں کام کھڑا ہوگا۔

اس بستی میں تین کام کریں

(1) ایک اپنی ذات کی اور اپنی تربیت کی فکر کریں۔ ہم تربیت کے زیادہ محتاج ہیں۔

(2) دوسرا اس بستی سے نقد جماعت نکالنا چار ماہ یا چلّہ کی جماعت یا کم از کم تین دن کی۔

(3) تیسرا کام وہاں مسجد وار جماعت کو بنانا اگر پہلے سے اس کا نظام ہے تو اس کو مضبوط کرنا۔

اعمال تربیت

☆ انفرادی اور اجتماعی اعمال کی پابندی کرنا۔

☆ پانچ وقت کی نماز تکبیر اولی کے ساتھ ادا کرنا۔

☆ قرآن پاک کی تلاوت تسبیحات کی پابندی، موقع محل کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

☆ ساتھیوں میں محبت کے ساتھ رہنا۔

☆ مسجد کا احترام کرنا مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

☆ نظروں کی حفاظت کرنا۔

☆ وضو اور اذان کے وقت باتیں نہ کریں۔

☆ مقامی لوگ آنے سے پہلے وضو اور ضرورت سے فارغ ہونا۔

☆ یہ سارے اعمال کو محتاج بن کر صحیح نہج کے ساتھ اپنی اصلاح کی نیت سے کریں گے تو انشاء اللہ تربیت ہوگی۔

محنت کی ترتیب

☆ جو دین کے اعتبار سے بڑے ہیں ان سے ملاقات کرے

☆ دنیاوی اعتبار سے جو بڑے ہیں اُن سے ملاقات کرے

☆ کام کرنے والے ساتھیوں سے ملاقات کرے ان تینوں کا کام کے اعتبار سے ذہن بنائیں، مل جل کر کرنے کے لئے تیار کریں۔

☆ جن حضرات نے اس مہینہ میں تین دن وقت لگائے اُن کے نام اور تشکیل میں آئے ہوئے نام ان سب ناموں کو لے کر مقامی احباب کو ساتھ میں لے کر نقد جماعت نکالنے کی کوشش کی جائے۔

☆ چار ماہ چلہ ورنہ آخری درجہ میں تین دن کی جماعت نقد نکالیں۔

☆ اپنی بستی میں جماعت لے کر آئیں۔

☆ اُن کو کام سکھائیں۔

☆ خدمت کریں۔

☆ مقامی اعمال گھروں کی تعلیم سکھائیں۔

واپسی

☆ واپسی پر سیدھے اپنی مسجد میں جائیں۔

☆ مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت نماز ادا کریں۔

☆ کمی کوتاہی پر استغفار کریں۔

☆ مختصر کارگذاری کریں۔

☆ مقامی کام کی اہمیت اور ترتیب سمجھا کر تشکیل کریں۔

☆ ہر ماہ تین، ۳۰/ دن ہفتہ کے تعیین کے ساتھ ترتیب بنائیں۔

☆ ہدایت کی دعا کریں۔

نقد وصولی کیسے کریں

☆ دو رکعت صلوۃ الحاجہ پڑھے اور پھر جائے۔

☆ اس کے پاس جا کر دوبارہ از سر نو دعوت دے۔

☆ کوشش کرے کہ اس کو مسجد میں لا کر دعوت دے۔

☆ اس کے ساز و سامان سے متاثر نہ ہو۔

☆ بالکل ہی اس کے پیچھے نہ پڑ جائے۔

☆ درود شریف سورہ یٰسین وغیرہ پڑھ کر دعا کریں تا کہ اس کا دل نرم ہو جائے۔

☆ اس کا بستر وغیرہ خود اٹھائے۔

☆ فضائل سنائے۔☆ اگر وہ کہے کہ کچھ دیر بعد آؤں گا تو اسی وقت اس کا بستر لے۔

☆ اس سے کوئی چیز کھانے پینے کی نہ مانگے۔(تبلیغ بالیقیں ج ۲/ص ۴۵۶)

پانچ باتیں

(1) کلمہ والا یقین.................. کلمہ کا بول کثرت سے بولنے سے پیدا ہوگا۔

(2) فضائل والا جذبہ.................. فضائل تعلیم زیادہ سننے سے پیدا ہوگا۔

(3) مسائل والا علم.................. عمل سیکھنے سے پیدا ہوگا۔

(4) اللہ والا دھیان.................. کثرتِ ذکر سے پیدا ہوگا۔

(5) اخلاص والی محنت.................. جان و مال اور جذبہ کی قربانی سے پیدا ہوگی۔

چار نیکیوں کی جزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(1) جس نے مومن کو دنیا کی کسی مصیبت سے نکالا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی کسی ہولناک مصیبت سے اُسے نکالے گا۔

(2) جس نے کسی تنگ دست کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی

مشکلات کو اُس کے لئے آسان کردے گا۔

(3) جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا۔

(4) اللہ تعالی بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم)

ھدایت کو چھپا رکھا ہے

نماز کے اندر اللہ تعالی نے.............رزق کی برکت کو..........چھپا رکھا ہے

نفس کے خلاف چلنے میں اللہ نے......اپنی رضامندی کو..........چھپا رکھا ہے۔

اپنی رضامندی کے اندر اللہ نے..........جنت کو..........چھپا رکھا ہے۔

نفس کے تابع ہو کر چلنے میں اللہ نے......اپنی ناراضگی کو..........چھپا رکھا ہے۔

اپنی ناراضگی کے اندر اللہ نے........ ......جہنم کو..........چھپا رکھا ہے

۳۶۰ / راتوں میں اللہ نے..........شب قدر کو..........چھپا رکھا ہے

کلام پاک میں اللہ نے..........اسم اعظم کو..........چھپا رکھا ہے۔

انسانوں کے اندر اللہ نے..........ولیوں کو..........چھپا رکھا ہے۔

کنکریوں کے اندر اللہ نے..........ہیروں کو..........چھپا رکھا ہے۔

دین کی محنت کے اندر اللہ نے .... ہدایت کو..........چھپا رکھا ہے۔

مختصر چھ صفات

(1) کلمہ سے اقرار غلامی ہوتی ہے۔

(2) نماز سے اظہار غلامی ہوتی ہے۔

(3) علم سے دستورِ غلامی ہوتی ہے

(4) ذکر سے استحضار غلامی ہوتی ہے۔

(5) اکرام مسلم سے امتحانِ غلامی۔

(6) اخلاص نیت سے حقیقت غلامی۔

(7) تفریغ وقت سے دعوتِ غلامی۔

(8) ترک لایعنی سے حفاظت غلامی۔ (انعام)

نماز میں چار چیزیں

(1) حال کی نمازوں کی ادائیگی (2) قضاء نمازوں کا ادا کرنا

(3) سنتوں کا اہتمام (4) نوافل کی ادائیگی (ایک اہم بیان)

مسجد وار جماعت کا مذاکرہ

☆ مسجد وار احباب عالمی فکر کرے۔

☆ ہماری بستی پورے عالم کے اندر سارے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے

☆ 24 چوبیس گھنٹے مسجد آباد ہو جائے۔

☆ سارے طبقاط میں دین زندہ ہو جائے۔

☆ سارے طبقاط آپ ﷺ کے کام کو اپنا کام بنالے۔

☆ ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائے۔

☆ مسجد کے اطراف کے سارے گھر آپ ﷺ کے امتی ہیں۔

☆ علاقہ کے سارے گھر معلوم ہوں۔

☆ حالات معلوم ہو۔

☆ کل کتنے گھر ہیں۔

☆ بالغ مرد کتنے ہیں۔

☆ کہاں کام کرتے ہیں۔

☆ سب کے نام معلوم ہو۔

☆ ملنے کے اوقات معلوم ہو۔

☆ دینی سطح معلوم ہو۔

☆ نمازی کون کون ہیں۔ (تبلیغ بالیقین)

گھر کی تعلیم

حضرت جی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مستورات کا اصل کام اور دین کی محنت گھر کی تعلیم ہے گھر والوں کی زندگی میں دین نہیں ہوگا تو مردوں کا بھی دین پر چلنا مشکل ہوتا ہے اور دین کی محنت میں بھی روکاوٹیں آتی ہیں۔ باطل اکثر عورتوں کے راستہ سے گھروں میں آتا ہے

گھر کی تعلیم کا مقصد

☆ گھر والوں کا دینی مزاج بنانا ہے اور دعوت کا مزاج بھی بنانا ہے

☆ فضائل کی تعلیم سے باطل کے تمام راستے بند کرنا ہے

☆ گھر والوں میں دین لانے کی ذمہ داری مرد پر ہے

آیت: اللہ پاک کا ارشاد ہے اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

حدیث: آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سب کے سب ذمہ دار ہو تم سے اپنی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

تعلیم کی ترتیب

☆ گھروں کی تعلیم اُسی ترتیب سے ہوگی جس ترتیب سے مسجد کی تعلیم ہوتی ہے۔

☆ گھر کی تعلیم میں چھ صفات کا مذاکرہ کیا جائے۔

☆ ہر صفت کی اہمیت یاد کرانا اور اپنی زندگی میں لانے کی فکر کرنا ہے۔

☆ جن عورتوں کا شریعت میں پردہ ہے گھر کی تعلیم میں پردہ میں بیٹھیں۔

☆ غیر محرم عورتیں زیادہ ہوں تو مرد خود پردے میں بیٹھے۔

☆ محرم عورتوں سے بدل بدل کر تعلیم کرائے اور خود بھی کرے۔

☆ شوہر بیوی کا قرآن صحیح کرے اور ماں بیٹیوں کا قران صحیح کرے۔

☆ شوہر علماء سے پوچھ کر مسائل بیوی کو بتائے اور ماں اپنی بیٹی کو بتائے۔

مستورات کی ہفتہ واری اجتماعی تعلیم

☆ اس کا مقصد ہر گھر میں تعلیم زندہ کرنا ہے،

☆ مستورات کی ہفتہ واری تعلیم ایسے محلّہ اور بستی میں ہوگی۔

☆ جہاں کی دو تین مستورات کم از کم دو تین مرتبہ تین دن جماعت میں وقت لگا چکی ہوں

☆ اور ایسے گھروں میں جہاں کے مرد بھی وقت لگائے ہوئے ہوں،

☆ ویران گھر، مسجد، یا مدرسہ کا کمرہ، یا کسے کا ہال وغیرہ میں نہ ہو،

☆ اور یہ تعلیم مسجد وار جماعت کے مشورہ سے ہو،

☆ ہمارا ہر کام مشورہ کے تابع ہو، عورتوں کا بھی مردوں کا بھی، تابعداری کا نام ہی دین ہے،

تعلیم کی ترتیب

☆ گھروں کی تعلیم اُسی ترتیب سے ہوگی جس ترتیب سے مسجد کی تعلیم ہوتی ہے۔
☆ گھر کی تعلیم میں چھ صفات کا مذاکرہ کیا جائے۔
☆ ہر صفت کی اہمیت یاد کرانا اور اپنی زندگی میں لانے کی فکر کرنا ہے۔
☆ جن عورتوں کا شریعت میں پردہ ہے گھر کی تعلیم میں پردہ میں بیٹھیں۔
☆ غیر محرم عورتیں زیادہ ہوں تو مرد خود پردے میں بیٹھے۔
☆ محرم عورتوں سے بدل بدل کر تعلیم کرائے اور خود بھی کرے۔
☆ شوہر بیوی کا قرآن صحیح کرے اور ماں بیٹیوں کا قران صحیح کرے۔
☆ شوہر علماء سے پوچھ کر مسائل بیوی کو بتائے اور ماں اپنی بیٹی کو بتاے۔

مستورات کی ہفتہ واری اجتماعی تعلیم

☆ اس کا مقصد ہر گھر میں تعلیم زندہ کرنا ہے،
☆ مستورات کی ہفتہ واری تعلیم ایسے محلّہ اور بستی میں ہوگی۔
☆ جہاں کی دوتین مستورات کم ازکم دوتین مرتبہ تین دن جماعت میں وقت لگا چکی ہوں
☆ اور ایسے گھروں میں جہاں کے مرد بھی وقت لگائے ہوئے ہوں،
☆ ویران گھر، مسجد، یا مدرسہ کا کمرہ، یا کسے کا ہال وغیرہ میں نہ ہو،
☆ اور یہ تعلیم مسجد وار جماعت کے مشورہ سے ہو،
☆ ہمارا ہر کام مشورہ کے تابع ہو، عورتوں کا بھی مردوں کا بھی، تابعداری کا نام ہی دین

مشورہ میں تین چیزیں طے کریں

☆ استقبال کون کریں

☆ تعلیم کون کریں،

☆ چھ صفات کا مذاکرہ کون کریں

☆ جن کا طے ہوا ان کے محرم کے ذریعہ اطلاع دی جائے، نہ پرچے پر لکھے اور نہ فون کرے،

تعلیم کی دعوت

☆ ڈھائی گھنٹہ کی محنت میں گھر گھر جا کر مردوں کا ذہن بنائے

☆ اجتماعی تعلیم کے لئے مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے اعلان نہ کریں

☆ اور نہ چھوٹے بچوں کے ذریعہ سے اور نہ عورتوں کے ذریعہ سے

☆ جس دن تعلیم ہے اس دن بھی مرد مردوں کو جا کر متوجہ کریں،

استقبال

☆ استقبال کرنے والی بہن گھر کے اندر پردہ میں کھڑی رہے،

☆ آنے والی بہنوں کو سلام کرے، مصافحہ کرے، خوشی کا اظہار کرے،

☆ اور اکرام کے ساتھ تعلیم میں بٹھا دے،

☆ ضرورت ہو تو پانی پلائے،

☆ تعلیم کے دن پانی کے علاوہ کوئی انتظام نہ کرے،

☆ تعلیم کرنے والی بہن نہ اونچی جگہ پر بیٹھے گی اور نہ کھڑے ہوگی،

☆ اور نہ اونچی آواز سے تعلیم کرے گی کہ ان کی آواز گھر کے باہر جائے، کیونکہ آواز کا بھی پردہ ہے،

چھ صفات کا مذاکرہ

☆ چھ صفات کا مذاکرہ کریں اور اس کے بعد ذہن بنائے،
☆ پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی،
☆ قران پاک کی تلاوت روزانہ،
☆ صبح اور شام کی تسبیحات کا اہتمام،
☆ سنتوں کا اہتمام،
☆ سادگی اختیار کرنا،
☆ بچوں کی دینی تربیت،
☆ مردوں کو اللہ کے راستہ میں بھیجنے کی ترغیب اور تشکیل،
☆ مقامی کام کی فکر،
☆ گھروں میں فضائل اعمال کی تعلیم شروع کرنے کی ترغیب،

نوٹ: تعلیم کے بعد سیدھے اپنے گھر واپس آ جائیں، آنے جانے میں کسی دوسرے کے گھر نہ جائیں،

مردوں کی بات

☆ مردوں کی بات چار، پانچ ہفتہ کے بعد طے کرے
☆ ہفتہ کا تعین نہ کرے،
☆ مشورہ سے مرد کی بات طے کرے،
☆ ایسے مقامی ذمہ دار ساتھی کو طے کرے جو معمر ہو، سنجیدہ ہو،

☆ مستورات میں بات کرنے کا تجربہ ہو،

☆ جس ہفتہ مرد کی بات ہو اس کی بنیاد پر دعوت نہ چلائی جائے

☆ تعلیم کی بنیاد پر دعوت چلائی جائے،

☆ دعاء مختصر کرائے، دعاء میں نہ خود روئے نہ رلائے

☆ بات بھی رونے رلانے کی نہ کرے، اور نہ ہنسنے ہنسانے کی کرے،

حضرت مولانا عمر صاحب پالن پوریؒ نے فرمایا

☆ عبادت کا نور مسجد میں ملے گا۔

☆ علم کا نور مدارس میں ملے گا۔

☆ ذکر کا نور خانقا میں ملے گا۔

☆ ایمان کا نور اللہ کے راستے میں ملے گا۔

ڈھائی گھنٹہ کی محنت کی ترتیب

☆ مسجد وار جماعت کے جتنے ساتھی جماعت لے کر چل سکتے ہیں ان میں سے ہر ایک ساتھی کے ساتھ تین تین چار چار ساتھیوں کو جوڑ کر اپنے محلّہ کے گھروں کو تقسیم کر کے پندرہ دن کے اندر اپنے حصہ کے ملے ہوئے گھروں پر ایمان والوں سے ایمان کی نسبت پر ملاقات کا نشانہ پورا کرے

☆ اپنے ڈھائی گھنٹے کو امانت داری سے پورا کرنا ہے ۔

☆ اگر ایک ہی وقت میں آٹھ دس ساتھی جمع ہو جائیں تو دعوت ،تعلیم،

استقبال والا عمل کرے۔

☆ ایک ساتھی کتاب پڑھے۔

☆ دو تین ساتھی کتاب پڑھنے والے کے سامنے بیٹھے۔

☆ ایک ساتھی استقبال میں کھڑا رہے۔

☆ باقی ساتھی دو دو کی جوڑیاں بنا کر ملاقات میں جائیں۔

☆ جو بھائی ایمان والا ملے اس کو دعوت دے کر مسجد میں لائے۔

☆ جتنا وقت دے لاکر تعلیم میں بیٹھائے۔

☆ ذہن بنا کر تشکیل کرے۔

ڈھائی گھنٹہ کی محنت کا مقصد

☆ ڈھائی گھنٹہ کی محنت کے ذریعہ سے چار اعمال زندہ کرنا ہے۔

☆ ہر ایمان والا ایمان کے تعلق سے فکر مند ہو جائے اور اپنے ایمان کو سیکھنے والا بنے، ایمان بنے گا دعوت سے اس ایمان کو سیکھنے کی ایمان والوں کو دعوت دے۔

☆ ہر ایمان والا اپنی نمازوں کو سیکھنے والا بنے تاکہ اس کے ذریعہ سے مسائل کو اللہ تعالی سے حل کرانے والا بنے۔

☆ ہر ایمان والا فضائل کی تعلیم میں بیٹھنے والا بنے تاکہ اپنے اندر اعمال کا شوق اعمال کا جذبہ اور اعمال سے ہونے کا یقین دلوں میں پیدا ہو جائے۔

☆ ہر ایمان والا اللہ کے ذکر کے ساتھ زندگی گذارے تا کہ اللہ تعالی کا دھیان اور اللہ کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جائے۔

☆ سارا معاشرا ہر گناہ سے بچنے والا بنے۔

☆ مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہونا ہے۔

ڈھائی گھنٹہ کی محنت کی بات اور فکر

☆ پہلے سلام کرے۔

☆ خیر خواہی کے جذبہ سے خیریت معلوم کرے۔

☆ دین پر چلنے کا نفع بتائے۔

☆ ایمان کی اہمیت اور ایمان کی قیمت کو بتائے۔

☆ ایمان کو سکھنے کے تعلق سے فکر مند کرائے۔

☆ نماز کی اہمیت کو بتائے۔

☆ نماز کو سیکھنے کے تعلق سے فکر مند کرائے۔

☆ فضائل کی تعلیم میں بیٹھنے کی اہمیت اور نفع کو سمجھائے۔

☆ ذکر کی فضیلت اور اس کی اہمیت کو بتائے۔

☆ روزانہ قرآن شریف کی تلاوت کی دعوت دے۔

☆ صبح وشام تین تین تسبیحات کی پابندی کی دعوت دے۔

☆ گھر میں دین زندہ کرنے کی فکر دلائے۔

☆ گھروں میں فضائل کی تعلیم شروع کرنے کی ترغیب دے۔

☆ اگر ہو رہی ہو تو اس کو صحیح رخ پر لانے اور جمے رہنے کی ترغیب دے۔

☆ محلّہ میں اور بستی میں مستورات کی ہفتہ واری اجتماعی تعلیم ہوتی ہے تو اس میں مستورات کی شرکت کی دعوت دے۔

☆ ایمان، نماز، علم اور ذکر کے سیکھنے اور اس میں حقیقت پیدا کرنے کے لئے اللہ کے راستے میں چار ماہ نکلنے کی ترغیب دے۔

☆ چلہ کی تشکیل کرے کم از کم سہ روز کی تشکیل کرے۔

☆ مقامی سارے اعمال میں جڑنے کی فکر دلائے۔

☆ گھر میں بیٹھ کر دس پندرہ منٹ بات کرے۔

☆ فارغ ہو تو آدھا گھنٹہ جم کر بات کرے۔

☆ پھر اللہ تعالی سے رو رو کر ہدایت کی دعا مانگے۔

تکبیر اُولی کی فضیلت

نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسی نماز پڑھے کہ تکبیر اُولی فوت نہ ہو تو اُس کو دو پروانے ملتے ہیں، ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا، دوسرا انفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

نماز اشراق کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جائے یہاں تک کہ طلوع آفتاب کے بعد دو رکعتیں پڑھ لے تو اُس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(رواہ ترمذی)

نماز چاشت کی فضیلت

حدیث شریف میں آیا ہے جو چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالی اس کے لئے سونے کا محل جنت میں تیار فرمائے گا۔ (جامع صغیر)

نماز اوابین کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اِن کے درمیان کوئی واہیات گفتگو نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہے

(رواہ الترمذی)

نماز تہجد کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہوگا، ابو مالک اشعریؓ نے پوچھا یہ کس کو ملے گا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس کو جو شیریں کلام ہو، اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہو اور نماز تہجد میں کھڑے ہوئے رات گذارتا ہو جبکہ لوگ سو رہے ہوں (رواہ الطبرانی)

استغفار کی فضیلت

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور میں توبہ و استغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو، وہ یہ ہے اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (معارف الحدیث جامع ترمذی)

☆ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کی پابندی کرے اس کے لئے اللہ تعالی ہر مشکل سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتے ہیں اور اسے ایسے طریقہ سے روزی دیتے ہیں کہ اس کا وہم وگمان نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

درود شریف کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں، اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں، اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، (رواہ النسائی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

(رواہ الطبرانی والبخاری)

اعمال جمعہ کی فضیلت

جمعہ کے دن کے وہ چھ اعمال جن پر عمل کرنے سے ہر ہر قدم پر ایک سال کے نفل روزوں اور ایک سال کی نفل نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(1) غسل کرنا
(2) مسجد میں جلدی جانا
(3) پیدل جانا
(4) امام کے قریب بیٹھنا
(5) کوئی لغو کام نہ کرنا
(6) خطبہ غور سے سننا (ترمذی)

چلّہ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس روز اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری فرمادیتے ہیں۔ (روح البیان)

مسجد دار جماعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد کا عادی بن گیا (جب کام سے چھوٹتا ہے مسجد کا رُخ کرتا ہے) تو اس کے مومن ہونے کی شہادت دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ" (رواہ الترمذی)

چھ صفات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم امابعد!

میرے محترم بھائیو بزرگو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کو مکمل کردیا، اور اللہ پاک اس دین سے راضی ہوئے، دین جس کی زندگی میں ہوگا اللہ پاک اسے دونوں جہاں میں کامیاب کریں گے اور جس کی زندگی میں دین نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہاں میں ناکام کریں گے دین زندگی میں آنے کے لئے ان صفات کا ہونا ضروری ہے، یہ صفات پورا دین تو نہیں ہے، بلکہ ان صفات پر عملی مشق کریں گے تو پورے دین پر چلنا آسان ہوجائیگا۔

سب سے پہلی صفت ہے ایمان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان والے کی اتنی قدر و قیمت ہے کہ جب تک اس دنیا میں ایک بھی ایمان والا باقی رہے گا، اللہ پاک اس دنیا کے نظام کو چلاتے رہیں گے، اور جب ایمان والا ایک بھی باقی نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس دنیا کے نظام کو توڑ پھوڑ کر رکھیں گے یعنی قیامت آجائے گی۔

اس دنیا سے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کو بچا کر لے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا سے دس گنا بڑی جنت دیں گے، اور جنت میں جانے کے لئے ایمان کا ہونا شرط ہے اور جتنے بھی نیک اعمال کرتے ہیں اسکی قبولیت کے لئے ایمان ہونا ضروری ہے، ایمان کے اقرار کی جگہ انسان کا دل ہے، زبان اس کے اظہار کی جگہ ہے، موت کے وقت سارے سہارے چھوٹ جائیں گے، ایمان ساتھ رہے گا قبر میں، حشر میں نجات کا ذریعہ بنے گا، اللہ کی رحمت کو کھینچے گا، جنت میں لے جائے گا، اور جہنم سے بچائے گا۔

اگر ایمان والا پیدائش سے لے کر موت تک بھی اپنے ایمان کو سیکھنے کی محنت میں لگا رہے گا وہ ایمان کی آخری حد تک نہیں پہنچ سکتا، جس طرح اللہ رب العزت کی ذات وراء الوریٰ ہے ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے ایسے ہی ایمان کی بھی کوئی حد نہیں ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سکھانے والے اور صحابہ کرامؓ جیسے سیکھنے والے پھر بھی ایمان کو بنانے کے خاطر ۱۳ رسال لگے، اگر ہم بھی ایمان پر محنت کریں گے تو ہمارا ایمان بڑھے گا، اور ایمان پر محنت کرنا چھوڑ دیں گے تو ایمان گھٹے گا۔

یہ ایمان ہمارے اندر آجائے اس کے لئے چار لائین کی محنت ہے۔

(1) امت میں کامل ایمان کی خوب دعوت دیں اس نیت سے دعوت دیں کہ کامل ایمان ہمارے اندر آجائے۔

(2) اپنی ذات سے محنت یہ کریں کہ جہاں اللہ کے غیر سے ہوتا ہوا دیکھے یا سنے تو اپنے دل سے نفی کرے غیر سے کچھ نہیں ہوتا سب کچھ کرنے والی ذات اللہ کی ہے اللہ سے ہونے کا اقرار کرے۔

(3) تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر ایمان کی حقیقت کو ایمان کی قیمت اور فضیلت کو خوب سنے

(4) اللہ تعالی سے اس ایمان کی حقیقت کو سلامتی کو اور ایمان پر خاتمہ کو دعاؤں کے ذریعہ خوب مانگے ،اصل اعتبار خاتمہ کا ہے۔

دوسری صفت نماز

ایمان کے بعد سب سے مقدم عمل اللہ تعالی کے نزدیک نماز ہے،نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسے کہ بدن میں سر کا مرتبہ ہے،، اللہ پاک نے جتنے بھی احکامات زمین پر اتارے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے اتارے ہیں،

لیکن جب نماز کے دینے کا وقت آیا تو اللہ تعالی نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے کو بھی ہٹادیا اور محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا کر معراج میں تحفہ میں نماز عطا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا تحفہ لے کر زمین پر آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بہت خوش ہوئے ،اور کہنے لگے ہمیں اللہ سے مانگنے کا ذریعہ ملا۔

صحابہؓ نے نمازوں کے ذریعہ سے بہت سارے مسائل کو حل کیا،نماز ایک ایسا مہتم بالشان عمل ہے فریضہ ہے جسکا وقت ہونے پر تمام مشغولیت سے کٹ کر آنا پڑتا ہے اور تمام عبادتوں کو قربان کرنا پڑتا ہے جیسے قرآن شریف کی تلاوت بہت اونچی نیکی ہے،خانہ کعبہ کا طواف کرنا بہت اونچا عمل ہے لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ان ساری عبادتوں کو قربان کرنا پڑتا ہے،اور بعض احکامات وقتی ہیں اور بعض احکامات شخصی ہیں جیسے رمضان کے روزے یہ وقتی ہیں زکوۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے اور

زکوٰۃ شخصی ہے صرف مالداروں پر فرض ہے حج یہ بھی شخصی ہے۔

لیکن نماز نہ وقتی ہے نہ شخصی بلکہ ہر بالغ مرد عورت پر رات دن میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے، کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا ہے تو بیٹھ کر، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا ہے لیٹ کر لیٹ کر نہیں پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے نماز کسی حالت میں معاف نہیں ہے۔

حضرت مولانا یوسف صاحبؒ کا قول ہے کہ ساری مخلوق کو دل کے اندر سے نکالنے کا نام ایمان ہے، اور ساری مخلوق کے اندر سے نکلنے کا نام نماز ہے،

اس نماز کو محنت کر کے اچھی اور صحیح کرنا ہے ہماری نماز صحیح ہوگی تو ہماری زندگی صحیح ہوگی، اور زندگی صحیح ہوگی تو اس کا آسان حساب ہوگا،

ہماری نماز اچھی اور جاندار بن جائے چار لائن کی محنت ہے،

(1) امت میں چل پھر کر نماز کی خوب دعوت دے اور کسی کو نماز کے اوقات میں گھومتا ہوا دیکھے تو دل کو چوٹ لگے کہ بندہ اللہ کے اہم فریضہ کو چھوڑے ہوا ہے کل قیامت کے دن کتنا بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا، اسلئے اس محنت کی دعوت دے اور اس نیت کے ساتھ دعوت دے کہ ہماری نماز جاندار بن جائے اور کوئی نمازی ہے تو اس کو کامل نماز کی دعوت دے تاکہ ہماری نماز کامل بن جائے۔

(2) اپنی ذات سے نماز کے ظاہر اور باطن کو بنانے کی محنت کرے، نماز کا ظاہر یہ ہے کہ وضو سے لے کر سلام پھیرنے تک جتنے ارکان ہیں قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ صحیح ادا کرے اور جتنے اذکار ہیں قرآن پاک، تسبیحات، التحیات اور دعاء قنوت وغیرہ ان کو صحیح پڑھے، اور کامل وضو نماز کے مسائل کو سیکھے جیسے فرائض واجبات، سنن، مستحبات، مفسدات وغیرہ اسکو سیکھے،

نماز کا باطن یہ ہے کہ اس دھیان سے نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے یہ ادنیٰ درجہ ہے اور میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یہ دھیان کا اعلیٰ درجہ ہے، دھیان اختیاری چیز نہیں،

اسے لانا ہے اور جمانا ہے یہ ذمہ داری ہے تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک ہر ہر رکن میں اس دھیان کو جمانے کی مشق کرنی ہے، قیام میں، رکوع میں، سجدہ میں، قعدہ میں، تین تین مرتبہ دھیان لائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، جو اس کی مشق شروع کردے گا اللہ پاک ایک نہ ایک دن اسے کامل دھیان والی نماز نصیب فرمائیں گے۔

(3) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر نماز کی قیمت اور فضیلت کو خوب سنیں۔

(4) نماز کے آخر میں شکر اور استغفار کے ساتھ اللہ پاک سے اچھی نمازوں کو رو رو کر نماز کی حقیقت کو خوب مانگیں، شکر اسلئے کہ اللہ پاک نے اتنا اہم فریضہ ادا کرنے کی توفیق دی اور استغفار اس لئے کہ جس طرح نماز ادا کرنی تھی اس طرح ہم ادا نہیں کر سکے اس کو معاف فرما اور نماز کی حقیقت نصیب فرما۔

تیسری صفت علم و ذکر ہے

علم دو لائن کا ہے ایک فضائل والا علم، دوسرا مسائل والا علم دور صحابہؓ میں ایک علم اتنا عام تھا جو پوری امت کو اندر سے اللہ پاک کے حکموں پر اعمال پر کھڑا کئے ہوئے تھا، وہ فضائل والا علم تھا،

فضائل والے علم کا تعلق دل کے یقین کے ساتھ ہے جتنا اللہ کے وعدوں پر یقین ہوگا اتنا اعمال کا شوق پیدا ہوگا لیکن آج یہ علم ہم سے اوجھل ہوگیا ہے اس لئے امت نماز جیسے اہم فریضہ پر بھی پوری طرح کھڑی نہیں ہے، فضائل کے علم کو اتنا عام کرنا ہے کہ اس کے سننے کے ذریعہ سے مردوں اور عورتوں میں ان عملوں کی طلب اور رغبت پیدا ہو جائے۔ جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں اور ان منکرات سے نفرت پیدا ہو جائے جن سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، اس کے ساتھ زندگی گذارنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دیا گیا ہے اسی طریقہ میں اللہ نے ہر انسان کی دنیا و آخرت کی کامیابی رکھی ہے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی طریقے زندگی گذارنے کے ہیں وہ

ناکامی کے ہیں لھذا زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو معلوم کرنے کے لئے مسائل سیکھنا ہے اور فضائل والے علم سے عمل کا شوق پیدا ہوگا اور مسائل والے علم سے عمل صحیح ہوگا،

یہ علم دین ہمارے اندر آجائے اس کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ہے

(1) فضائل والے علم کو امت میں زندہ کرنے کی دعوت دینی ہے، مرد مسجدوں میں ،عورتیں اپنے گھروں میں اس کا اہتمام کریں اور خوب دعوت دیں۔

(2) اپنی ذات سے محنت کرنا ہے فضائل والا علم فضائل کی کتابوں سے حل کریں اور مسائل والا علم اپنے مسلک کے معتبر علماء کرام سے معلوم کرے (شادی بیاہ کا مسئلہ ہو یا کوئی بھی مسئلہ ہو اس میں دیکھیں کہ اللہ کا حکم کیا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہے۔

(3) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر علم کی حقیقت کا اور علم کی فضیلت کو خوب سنیں۔

(4) دعاؤں کے ذریعہ علم نافع کو اللہ تعالی سے خوب مانگیں۔

دنیا کی مشغولی چاہے حلال اور جائز ہی کی کیوں نہ ہو دل کو اندر سے متاثر کرتی ہے، اس اثر کا نام غفلت ہے اگر اس غفلت کو دور نہ کیا گیا تو ہمارا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے، اور ہمارے دل پر حق بات کا اثر نہیں ہوگا اگر کوئی آدمی پتھر پر لاکھ محنت کرے پتھر پر گھاس نہیں اُگ سکتی، لیکن اس پتھر پر پانی کا قطرہ بار بار گرتا ہے تو اس پتھر میں سوراخ کر دیتا ہے لوہے کو زنگ لگتا ہے تو اس کو آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے، اسی طرح ہمارے دلوں کی صفائی کے لئے اللہ کا ذکر ہے جتنا ہم اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں گے اتنا ہی ہمارے دلوں میں اللہ کا دھیان اور خوف آئے گا،

اللہ تعالی کا دھیان ہمارے اندر آ جائے اس کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ہے

(1) امت میں ذکر کی خوب دعوت دیں۔

(2) اپنی ذات سے دھیان جما کر صبح وشام کی تسبیحات کا اہتمام کرنا ہے۔

(3) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر ذکر کی فضیلت کو خوب سنیں اور روزانہ قرآن کی تلاوت، موقع کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے۔

(4) دعاؤں کے ذریعہ ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اللہ سے مانگیں۔

چوتھی صفت اکرام مسلم ہے

حق والوں کا حق تو دینا ہے حق سے زیادہ دینے کو اکرام کہتے ہیں اکرام صرف ایمان والے کا ایمان کی وجہ سے کریں، اکرام میں دو باتیں ہیں ایک اخلاق دوسرا معاملات، ہمارے اخلاق صحیح ہوں گے تو امت میں جوڑ پیدا ہوگا تو بکھری ہوئی امت جڑ جائے گی، اور اللہ تعالی غیروں کو اسلام میں داخل کرنے کی راہوں کو کھولیں گے۔

غیر ہماری عبادتوں کو نہیں دیکھتے ہم لوگ نماز تو مسجد میں پڑھتے ہیں اور روزہ ہمارے پیٹ میں ہوتا ہے اور زکوۃ تو ہم مسلم معاشرہ میں دیتے ہیں اور حج وہاں کرتے ہیں جہاں غیر کا آنا منع ہے، اس لے ہمارے اخلاق کا درست ہونا ضروری ہے اور معاملات صحیح ہوں گے تو ہمارے نیکیوں کی حفاظت ہوگی۔

اسلئے کہ دین عبادت کی لائن سے آئے گا اور معاملات کی خرابی کی وجہ سے چلا جائے گا

یہ اکرام والی صفت ہمارے اندر آجائے چار لائن کی محنت کرنا ہے،

(1) لوگوں میں اکرام کی خوب دعوت دیں

(2) اپنی ذات سے اس کی مشق کرنا ہے ہر ایمان والے پر عزت کی نگاہ ڈالنا ہے غیروں سے اخلاق برتنا ہے مخلوق سے اچھا سلوک کرنا ہے اور ہر ایک کے حقوق معلوم کر کے ادا کرنا ہے۔

(3) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر اکرام کی فضیلت کو خوب سنیں۔
(4) دعاوں کے ذریعہ اللہ تعالی سے اخلاق حسنہ کی توفیق مانگیں۔

پانچویں صفت اخلاص نیت ہے

ہم جو بھی عمل کرتے ہیں وہ صحیح ہے یا غلط ہے علماء اکرام بتا سکتے ہیں مگر اخلاص کا فیصلہ تو صرف اللہ تعالی کریں گے اور ایسے وقت میں کریں گے جب اخلاص سے عمل کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوگا وہ قیامت کا دن ہوگا،
اخلاص بڑی لطیف شئی ہے سب سے آخر میں آتی ہے اور سب سے پہلے چلی جاتی ہے مخلصین ہدایت کے چراغ ہیں **لہٰذا** اخلاص بہت اونچی صفت ہے اس لئے ہم اپنی نیتوں کو صحیح کریں اور جو بھی کام کریں صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں

اخلاص والی صفت ہمارے زندگی میں لانے کے لئے چار لائن کی محنت کریں،
(1) لوگوں میں اخلاص کی خوب دعوت دیں
(2) اپنی ذات سے ہر عمل کے کرنے سے پہلے درمیان میں آخر میں اپنی نیت کو ٹٹولیں اور دل سے پوچھے کہ کیوں کر رہا ہے اگر نیت میں اللہ ہے تو اللہ تعالی کا شکر ادا کریں اور اگر نیت میں اللہ نہیں ہے تو توبہ استغفار کر کے اپنی نیت کو درست کریں۔
(3) تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر اخلاص کی حقیقت کو خوب سنیں۔
(4) اپنی دعاؤں میں اللہ تعالی سے اخلاص کی حقیقت کو خوب مانگے۔

چھٹی صفت دعوت الی اللہ تفریغِ وقت ہے

اللہ تعالی نے ہر انسان کو دو نعمتیں دی ہیں ایک جان کی اور دوسری مال کی ان دونوں نعمتوں کا استعمال صحیح ہو جائے

دعوت کی صفت کے ذریعہ ہر ایمان والے کو جان و مال کی غلط فہمی اور دھوکہ سے نکالنا ہے ہر ایک انسان یہ سوچ رہا ہے کہ جان میری ہے مال میرا ہے ہمارا یہ سوچنا قرآن کے فیصلہ کے خلاف ہے قرآن شریف کی خبر کے مطابق ایمان والے کے جان و مال کو اللہ پاک نے جنت کے بدلہ میں خرید لیا ہے یہ جان و مال ہمارا نہیں ہے بلکہ اللہ کی دی ہوئی امانت ہے اس جان و مال کے صحیح استعمال کے لئے ہمیں دور رسالت کی طرف دیکھنا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور صحابہؓ کا جان و مال کہاں لگایا سب سے پہلے جان و مال کو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے پر اور دین کے زندہ کرنے پر، لھذا! اس جان و مال کو اپنی ملک سمجھ کر استعمال کرنا ختم ہو جائے اور اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کرنا آجائے اس کو سیکھنے کے لئے اللہ کے راستہ میں زندگی میں جلد از جلد ۴/ ماہ لگائے اس کے بعد ہر سال ۴۰/ دن اور قمری مہینہ کے اعتبار سے ماہانہ تین دن ہفتہ کے دو گشت روزانہ گھر اور مسجد کی تعلیم اور کسی نماز کے بعد روزانہ فکروں میں بیٹھنا اور ڈھائی گھنٹہ فارغ کر کے مسجد کی آبادی کی محنت کرنا۔

یہ ترتیب ہماری زندگی میں آجائے اور زندگی کا رُخ صحیح ہو جائے

چار لائن کی محنت کرنا ہے

(1) اس ترتیب پر آنے کی امت کو خوب دعوت دینا ہے۔

(2) اپنی ذات کو اس ترتیب پر جمانا ہے۔

(3) تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت کو خوب سنیں۔

(4) دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ پاک سے جان و مال کے صحیح استعمال کی توفیق رو رو کر مانگنا ہے،

میرے دوستو اور بھائیو اور بزرگو! آج ہی نیت کرلو کہ ہمیں اپنی محنت کے میدان کو بدلنا ہے اپنی محنت کے رُخ کو بدل کر انبیاء علیہ السلام والے کام کو اپنانا ہے، اور اللہ کے خزانوں سے ایک ایک اُمتی کو جوڑنا ہے اور خود اللہ کے خزانوں سے جڑنا ہے اس لئے اب نیت کرو چار چار مہینے کی، اس کام کو سیکھنے کے لئے اور زندگی بھر اس کام کو کرنے کی اللہ تعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لایعنی باتوں سے پرہیز

میرے محترم دوستو اور بزرگو! ان چھ صفات کے ساتھ ایک بطور پرہیز کے یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو لایعنی سے بچائے یعنی ایسے بے فائدہ بے کار کاموں یا باتوں سے بچے جن کے کرنے سے نہ دین کا فائدہ ہو اور نہ ہی دنیا کا۔

مومن کی شان

مومن کی شان یہ ہے کہ

☆ اپنی عمر کے ایک ایک سانس کو قیمتی سمجھتا ہے۔

☆ اپنی زندگی کے ہر دن کو ایک بڑی نعمت شمار کرتا ہے۔

☆ آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کے کمانے میں لگا رہتا ہے۔

☆ وہ سخی ہوتا ہے بخیل نہیں ہوتا ہے۔

☆ موت سے پہلے اس کی تیاری کرتا ہے۔

☆ بہتر سے بہتر اخلاق پیش کرتا ہے۔

☆ وہ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے۔

☆ وہ مصیبتوں میں باوقار اور نعمتوں پر شکر گذار ہوتا ہے۔

☆ اپنی ایمان اور اعمال کی بڑی فکر کرتا ہے۔

☆ فضول لایعنی باتوں اور بے فائدہ کاموں سے بچتا ہے۔

لایعنی کا نقصان

☆ لایعنی سے نیکیوں کی رونق جاتی ہے۔

☆ لایعنی سے بندہ بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ لایعنی سے اللہ کی مدد ہٹ جاتی ہے۔

☆ لایعنی سے لوگوں کی نگاہ سے گر جاتا ہے

☆ لایعنی سے ذلت کا اندیشہ ہے۔

حدیث پاک: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامُ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِي

اسلام کی خوبیوں میں سے بڑی خوبی یہ ہے کہ لایعنی کو ترک کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ گناہ ان لوگوں کے ہیں جو بلا ضرورت کلام کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ زبان کو بہت سنبھال کر رکھنے کی ضرورت ہے کیا پتہ کس وقت زبان سے کیا نکل جائے، ایک حدیث ہے کہ انسان اپنے پیر سے اتنا نہیں پھسلتا جتنا کہ اپنی زبان سے پھسلتا ہے، لھذا ہر مومن کو چاہئے خاص طور سے جس زمانے میں اللہ کی راہ میں نکلے ہوں بے فائدہ اور لایعنی بے کار کاموں سے بچنا ہے، اللہ تعالی ہم سب کو

اور ہر ساتھی کو لایعنی سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

یہ راستہ بڑا قیمتی ہے ایک عمل کی قیمت اس راستہ میں اتنی بڑھ جاتی ہے ایک قدم پر سات سو نیکیاں ملتی ہیں، سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں، سات سو درجات بلند ہوتے ہیں، ایک سبحان اللہ کہنے پر سات لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، ایک ایک عمل اتنا قیمتی ہے تو یہ اللہ کا راستہ کتنا قیمتی ہوگا۔ (انعام)

کارگذاری کی بات

محترم بزرگو اور دوستو! اللہ تعالی کا بے انتہا احسان و کرم ہوا کہ جس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے ایسی عظیم الشان محنت سے نوازا ہے، اس محنت کے لئے اللہ تعالی نے اپنے محبوب اور مخصوص بندوں کو مبعوث فرمایا تھا، وہ حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں،

دوستو! یہ محنت کتنی عظیم الشان ہوگی، اللہ پاک ہم سب کو موت تک اس مبارک محنت میں لگائے رکھے، (آمین)

یہ امت حضرت محمد ﷺ کی محبوب امت ہے، ختم نبوت کے طفیل اللہ تعالی نے ہمیں اس کام سے نوازا ہے، اس پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے،

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کا قول ہے کہ یہ کام صحیح ترتیب اور صحیح اصول پر کیا جائے تو صدیوں میں آنے والی خیر سالوں میں آئے گی، اور سالوں میں آنے والی خیر مہینوں میں آئے گی،

اگر خدانخواستہ بے اصولی، اور بے ترتیبی ہوگی تو نقصان بھی اسی اعتبار سے ہوگا، اللہ پاک اسی کام کو قبول فرماتے ہیں جو صحیح یقین کے ساتھ، صحیح دھیان کے ساتھ اور صحیح نہج کے ساتھ اور صحیح نیت کے ساتھ کیا جائے، جب اللہ تعالی قبول فرماتے ہیں اور اجر بھی دیتے ہیں، اور اثر بھی پیدا فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ فرمایا کرتے تھے، دعوت کے کام کی تین بنیادیں ہیں جس کی وجہ سے کام صحیح نہج پر چلتا رہے گا، (1) مشورہ (2) تشکیل (3) کارگذاری

☆ مشورہ کے ذریعہ سے تقاضوں کو سوچا جائے گا، پھر اسے پورا کرنے کی فکر کی جائے گی،

☆ تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے تشکیل کی جائے گی،

☆ اس کی کارگذاری لی جائے گی، تاکہ کمی بیشی اور محنت کا رخ سامنے آجائے،

کارگذاری والا عمل

☆ کارگذاری والا عمل یہ مسجد نبوی ﷺ کی سنت ہے،

☆ کارگذاری کے عمل سے محنت کا صحیح رخ سامنے آتا ہے،

☆ کارگذاری کا عمل ہوتا رہے گا تو محنت کا صحیح رخ باقی بھی رہے گا،

☆ آپ ﷺ جب کبھی افراد کو یا جماعتوں کو اللہ کے راستہ میں روانہ فرماتے تھے تو ہدایت دے کر روانہ کرتے، اور ان جماعتوں کی واپسی پر کارگذاری لیتے،

☆ کمی بیشی سامنے آتی تو صحیح رخ بتاتے اور سمجھاتے تھے،

☆ کارگذاری والے عمل میں کمی بیشی کے سامنے آنے سے اس پر استغفار کریں گے تو اللہ تعالی معاف فرما کر عمل کو درست فرمائیں گے،

☆ کارگذاری میں سوالات اس لئے پوچھے جاتے ہیں تاکہ کام کھل کر سامنے آئے،

☆ کسے مسجد یا بستی جی کارگذاری اگر کمزور ہے تو ہم سب کو فکر مند ہونا ہے اور اللہ سے معافی مانگنا ہے اور اس کو مظبوط کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

☆ اگر کسی بستی کی کارگذاری صحیح رخ پر ہو تو اللہ کا شکر ادا کرنا ہے اور اس پر جمنا ہے اور دوسروں کو اس کرنے عزایم کرانا ہے۔

☆ کارگذاری سنانے والا ایک ہی ہوتا ہے لیکن وہ پوری جماعت اور بستی کی کارگذاری ہوتی ہے۔

☆ علماء کرام اور بزرگان دین نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جو ہدایت دی ہیں اس کے مطابق ایک ایک عمل کو صحیح نہج کے ساتھ کرنا ہے اور سیکھنا ہے اس نیت کے ساتھ اس کارگذاری میں بیٹھنا ہے۔۔بیٹھیں گے بھائی۔۔انشاء اللہ۔

☆ اصل کارگذاری ہم سب کی کل قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہوگی ۔

علماء سے کیسے ملاقات کی جائے

☆ علماء کے پاس جانے سے پہلے انکے فرست کا وقت جان لیں۔

☆ ان کے راحت وآرام میں خلل نہ ڈالیں۔

☆ جب ان کے پاس جائیں تو سلام کریں۔

☆ انکی خدمت میں ہدیہ مثلاً مسواک، خوشبو، سرمہ یا تسبیح وغیرہ پیش کرے۔

☆ ہدیہ نہ زیادہ قیمتی نہ گھٹیا۔

☆ نہ انکو دعوت دین اور نہ ہی ساتھ نکلنے ترغیب دے۔

☆ اگر متوجہ ہوں تو کچھ کارگذاری سنائے۔

☆ دعوت دینے کی نیت سے نہ جائیں بلکہ دعا کی نیت جائیں۔

☆ انکی مجلس میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔

☆ انکے کسی تعلق والے کو ساتھ لے کر جائے۔

☆ دل میں انکی محبت ہو۔

☆ انکا اکرام قبول کرے۔

☆ اگر غصہ ہو تو برداشت کرے۔

☆ ان سے زیادے حال احوال نہ پوچھے۔

☆ جو بات وہ پوچھے اسکا جواب دے۔

☆ زیادہ وقت ان کے پاس نہ بیٹھے۔

☆ اگر جماعت میں عالم ہو تو ان کو بھیجنا بہتر ہے۔

☆ جو وہ کہتے ہیں وہ غور سے سنے۔

☆ انکی تشکیل نہ کریں۔

☆ آتے وقت دعا کی درخواست کرے۔ (تبلیغ بالیقین)

استقامت کے سترہ اسباب

حضرت مولانا سعید احمد خانصاحبؒ

☆ جو اس کام کو دل کے ساتھ کرے گا وہ جمے گا۔

☆ جو روزانہ دعوت دے گا اس کے جذبات بنتے رہیں گے۔

☆ جو ماحول میں رہے گا وہ جمے گا۔

☆ جو ماحول سے کٹے گا وہ کٹ جائیگا۔

☆ جو اس کام میں رخنہ ڈالیگا وہ کٹ جائیگا۔

☆ جو امیر کی اطاعت اور مشوروں کا پابند رہنے والا جمے گا۔

☆ جو کسی کے عیب دیکھے گا وہ کٹے گا۔

☆ جو اچھائیاں دیکھے گا وہ جمے گا۔

☆ جو تواضع اختیار کریگا وہ جمے گا۔

☆ جو تکبر کے ساتھ چلے گا وہ نہیں جم سکتا۔

☆ جو گناہ سے بچے گا وہ جمے گا (غیبت، بدنظری، شہوت اغراض)
☆ جو توبہ استغفار سے چلے گا وہ جمے گا۔
☆ جو آپؐ کے ساتھ منافق چلے گا نفع نہیں اٹھا سکے گا حتی کہ ایمان نصیب نہ ہوگا۔
☆ جو دوسروں کی غلط بات کی تاویل کر کے اچھا معنی مطلب کی طرف لے جائے گا وہ جمے گا۔
☆ جو اللہ پاک سے ڈرتے اور مانگتے ہوئے چلے گا وہ جمے گا۔
☆ جو اخلاص سے قربانی کے ساتھ چلے گا وہ جمے گا۔
☆ جو یہ کہے گا میری وجہ سے کام ہو رہا ہے اللہ اسے اٹھالیں گے۔
☆ جو پوری امت کے غم کو لیکر چلے گا وہ جمے گا۔
☆ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کرتے تھے جو نقل پر اکڑے گا وہ اصل پر کیسے جمے گا ہم تو نقل کرنے والے ہیں۔ (ایک قیمتی مشورہ)

آٹھ بیماریاں اور انکا علاج

☆ شرک ------------ کلمہ کی دعوت سے ختم ہوگا۔
☆ بدعت ------------ سنت کی پابندی کرنے سے ختم ہوگی۔
☆ بغاوت ------------ نماز سے ختم ہوگی۔
☆ جہالت ------------ علم سیکھنے سے ختم ہوگی۔
☆ غفلت ------------ ذکر کرنے سے ختم ہوگی۔
☆ شہرت ------------ اخلاص سے ختم ہوگی۔
☆ مطلب پرستی ------------ اخلاص اور ہمدردی سے ختم ہوگی۔

☆ نفسیات ------------- اللہ کے راستے میں نکلنے سے ختم ہوگی

مسلمان کی تین ذمہ داریاں

☆ دین حاصل کرنا یعنی دین سیکھنا۔

☆ اپنے ماحول میں دین لانا۔

☆ ساری دینا میں کلمہ کو بلند کرنا۔

☆ ان تین چیزوں کے لئے تین الگ الگ محنتیں نہیں ہیں ایک ہی محنت ہے دعوت وتبلیغ کی جس کے ذریعہ تینوں جگہ دین پہونچے گا۔ انشاء اللہ۔

(حضرت فاروق احمد صاحب بنگلور)

تبلیغ میں لگنا صرف ایک نعمت ہے

☆ دین اسلام ایک بہت بڑی نعمت ہے اس پر موت تک عمل کرنا اس سے بڑی نعمت ہے

☆ حافظ قرآن حفظ کرے تو یہ بس ایک نعمت ہے اس کو موت تک باقی رکھنا اس سے بڑی نعمت ہے

☆ دعوت کی محنت میں لگنا ایک نعمت ہے موت تک استقامت سے لگے رہنا یہ اس سے بڑی نعمت ہے۔

☆ ایک آدمی سو سال اسلام پر زندہ رہا اگر مرتے وقت خدا نا خواستہ کفر کی حالت میں مرا تو سو سال کا اسلام بیکار رہوا۔

☆ اس لئے اللہ تعالی سے ہر وقت استقامت کی دعا مانگے۔

(حضرت مولانا قاسم صاحب قریشی بنگلور)

اخلاص پیدا کرنے کا طریقہ

☆ ہر عمل میں اللہ کی رضاء کا جذبہ ہو۔
☆ کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو۔
☆ اللہ کی رضاء کے جذبہ سے تھوڑا سا عمل بھی بہت قیمتی ہے۔
☆ اللہ کی رضاء کے بغیر بہت بڑا عمل بھی گرفت کا سبب بن جائے گا۔
☆ ہر عمل سے پہلے اور ہر عمل کے دوران نیت کو درست کرنے کی مشق کی جائے۔
☆ ہر عمل کی تکمیل پر اپنی نیت کو ناقص قرار دیا جائے۔
☆ ہر عمل کے بعد توبہ واستغفار کیا جائے۔
☆ لوگوں میں دعوت کے ذریعے تصحیح نیت کی فکر کی جائے۔
☆ ہر عمل کے بعد رو رو کر اللہ سے اخلاص مانگا جائے۔

نماز کو جاندار بنانے کا طریقہ

اللہ کی قدرت سے براہِ راست فائدہ حاصل کرنے کے لئے نماز کا عمل دیا گیا ہے۔
☆ سر سے لیکر پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے کو استعمال کرو۔
☆ آنکھوں کا، کانوں کا، ہاتھوں کا، زبان کا، پیروں کا، استعمال ٹھیک کرو۔
☆ دل میں اللہ کا دھیان اور اللہ کا خوف ہو۔
☆ یقین ہو کہ نماز میں اللہ کے حکم کے مطابق میرا ہر عمل تکبیر و تسبیح، رکوع وسجدہ، ساری کائنات سے زیادہ انعامات دلانے والا ہے۔
☆ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ کر ہاتھ پھیلا کر مانگا جائے تو اللہ اپنی قدرت سے ہر ضرورت کو پوری کریں گے۔

☆ ایسی نماز پر اللہ پاک گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔
☆ رزق میں برکت دیں گے۔
☆ طاعت کی توفیق ملے گی۔
☆ ایسی نماز سیکھنے کے لئے دوسروں کو نماز کی ترغیب اور دعوت دی جائے۔
☆ ایسی نماز پڑھنے پر دنیا اور آخرت کے نفع سمجھایا جائے۔
☆ حضورﷺ اور حضراتِ صحابہ کی نماز کو سنایا جائے۔
☆ اپنی نماز کو درست کرنے کی مشق کی جائے۔
☆ اہتمام سے وضو کیا جائے۔
☆ قیام ورکوع، اور قعدہ، میں دھیان جمایا جائے۔
☆ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ دھیان جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔
☆ نماز کے بعد سوچا جائے کہ اللہ کے شان کے مطابق میری نماز نہیں ہوئی۔
☆ نماز کے بعد خوب رو کر اللہ سے نماز کی حقیقت مانگا جائے۔

حالات کے صحیح ہونے کا راستہ

☆ حالات کی بنیاد ملک و مال، زر و زمین، راکٹ، وغیرہ پر نہیں ہے۔
☆ حالات ملک و مال سونا چاندی کی بدولت ٹھیک نہیں ہوں گے، جو یہ سمجھتا دھوکے میں ہے۔
☆ حالات کی بنیاد اعمال ہیں۔
☆ حالات حضراتِ انبیاء صحابہ اور علماء والے اعمال حالات کو سنوارنے والے بنیں گے۔

☆ حالات کو اللہ نے اعمال کے ساتھ جوڑا ہے۔

☆ حالات کو اللہ نے اسباب کے ساتھ نہیں جوڑا ہے۔

☆ دنیا میں جیسے اعمال کریں گے ویسے حالات مرتب ہوں گے۔

زندگی اللہ کے بنانے سے بنتی ہے

☆ لوگ سمجھتے ہیں کہ کھیتی اور باغات سے زندگی بنتی ہے۔

☆ اللہ نے قوم سباء کو کھیتی اور باغات کے باوجود ہلاک کر دیا۔

☆ حضرت موسیٰؑ کو ایسے جنگل جہاں کھیتی اور باغات کا نشان بھی نہ تھا پال دیا۔

☆ آج دنیا کا یقین فوج پر ہے۔

☆ اللہ نے ابراہ کی فوج کو حقیر پرندوں سے ہلاک کرا دیا۔

☆ آج دنیا کا یقین ملک و مال پر ہے۔

☆ اللہ نے قارون کو ملک و مال میں رکھ کر ناکام کر دیا۔

اپنے اندر سورج والی صفات پیدا کریں

☆ سورج نور کے ساتھ پھرتا ہے۔

☆ سورج مسلسل پھرتا ہے۔

☆ سورج وقت پر نکلتا ہے۔

☆ سورج سب کو روشنی پہنچاتا ہے۔

☆ سورج جنکو روشنی پہنچاتا ہے ان سے خود کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا ہے۔

☆ داعی کا حال بھی یہی ہونا چاہئے۔

☆ داعی نورِ ایمانی کے ساتھ پھرے۔

☆ داعی مسلسل پھرنے کو اپنا اصول بنائے۔

☆ داعی وقت کا اہتمام کرے۔

☆ داعی دعوت کے عمل سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے۔

☆ لا اسئلکم علیہ اجرا۔

بیرون ملک جانے والوں کو ہدایات

☆ کرنسی امانت ہے اس کو صحیح استعمال کیا جائے۔

☆ ضرورت کی چیزیں اپنی ملک سے لیکر جائیں۔

☆ بیرون ملک کی کوئی چیز خرید کر نہ لائیں۔

☆ بیرون ملک سے کسی کی امانت نہ لائیں۔

☆ بیرون ملک میں کاروبار کی باتیں نہ کریں۔

☆ بیرون ملک جا کر اپنا پتہ مرکز نظام الدین کو بتائیں۔

☆ اپنے ذاتی خطوط رشتہ داروں کو مختصر لکھیں۔

☆ دعوت کی بات اور فکر سامنے رکھیں۔

☆ مہینہ میں دو دفعہ نظام الدین خط لکھیں۔

☆ بیرون ملک جاکر کوئی قرضہ نہ لیں۔
☆ تمام مسائل میں اللہ پاک سے رجوع کریں۔
☆ کھانے پینے کی اشیا میں کوئی چیز ہدیہ نہ لائی جائے۔
☆ اپنے پاسپورٹ کی زیراکس نکال لیں۔
☆ پاسپورٹ ٹکٹ اور کرنسی کی حفاظت کی جائے۔
☆ ہر ملک کے مقامی باشندوں کو اپنی محنت کا مرکز بنایا جائے۔
☆ جماعت میں جانے والے ساتھی پر حج کا غلبہ نہ ہو۔
☆ مسجد وار جماعتیں بنائی جائے۔
☆ چار ماہ کی جماعتیں تیار کر کے نظام الدین روانہ کریں۔
☆ اندورن ملک چار مہینے ایک ساتھ یا اس سے زیادہ اوقات لگائے ہوئے احباب میں سے بیرون ملک کی جماعت بنائی جائے۔
☆ کم از کم چار ماہ کی جماعت بنائی جائے۔
☆ اگر کسی تقاضہ کے پیشِ نظر چار ماہ سے کم کی جماعت بنائی ہو تو اس کی وجوہ اور رائے لکھ کر اجازت لی جائے۔
☆ بیرون ملک جانے والے احباب ہر سال چلہ لگاتے ہوں۔
☆ ہر ماہ مسجد وار جماعت کے ساتھ تین دن لگاتے ہوں۔
☆ اپنی مسجد وار جماعت کے ساتھ اہتمام سے مقامی کام میں شریک ہوتے ہوں۔
☆ آپس میں جوڑ کا مزاج رکھتے ہوں۔
☆ اپنے امیر اور شوریٰ کے مشورے سے چلتے ہوں۔
☆ اگر کسی کے تین چلہ کسی عذر کی وجہ سے اندرون ملک نہیں لگ سکے لیکن مندرجہ بالا صفات ان میں موجود ہیں اور وہاں کے ذمہ

داروں کی اتفاقِ رائے انکے بارے میں یہ ہے کہ انہیں بیرون ملک بھیجنے میں کوئی حرج نہیں تو انہیں جماعت میں جوڑنے یا یہاں جماعت کے ساتھ بھیجنے یا لیکر آنے سے پہلے مندرجہ بالا امور کی روشنی میں ان کے احوال لکھ کر اجازت لی جائے۔

☆ یہ بھی لکھا جائے کہ اس کے بارے میں اگر پہلے اندرون ملک چار ماہ لگانے کا فیصلہ ہو تو وہ بشاشت سے تیار ہے۔

☆ اگر مشورے سے انکو اجازت دی جائے تو انکو جماعت میں جوڑا جائے۔

☆ ہر جماعت بیرون ملک جانے سے پہلے بنگلہ والی مسجد دہلی آئے۔

☆ اسی طرح واپسی پر بھی بنگلہ والی مسجد کو آئے۔

☆ حج یا عمرہ کا وعدہ کر کے یا امید دلا کر بیرون کی جماعت کی تشکیل نہ کی جائے۔

☆ اگر کسی مصلحت سے جماعت کے سفر حج یا عمرہ کو شامل کرنا ہے تو جانے سے پہلے بنگلہ والی مسجد سے اجازت لی جائے۔

☆ جن پر حج فرض ہو وہ جماعت میں جانے سے پہلے حج ادا کر لیں، پھر کسی ملک میں جانے کے لئے نام دیں۔

☆ جماعت خرچ کے اعتبار سے بنائی جائے، اور اپنی رایوں کو لکھ کر رخ یہاں سے لیا جائے۔

☆ جن کو پہلے سے ملکوں کے رخ دیئے جا چکے ہیں وہ اپنی تمام کاروائیاں مکمل کر کے نظام الدین تشریف لائیں۔

☆ واپسی پر کرنسی بینک میں دیکر رسید حاصل کر لیں۔

☆ جماعت کے ساتھ اکٹھا واپس آئیں۔

☆ فرصت معصیت کا دروازہ ہے۔

☆ اپنے آپکو مشغول رکھنا۔

☆ اگر کچھ کام نہ ہوتو پڑھ کر سو جانا۔

☆ ایک جماعت سے فرمایا جس وقت ہوائی جہاز اس ملک کی حدود میں داخل ہو جہاں جانا ہے تو ہر ساتھی ا
پنے دل کوٹٹولے کہ میں کیوں جارہا ہوں۔

☆ اگر ایک ساتھی کے دل میں بھی دعوت کے علاوہ اور کوئی جذبہ ہوتو توبہ و استغفار کر کے اپنا جذبہ صحیح کرے۔

☆ ورنہ اس کا اثر اس پورے ملک پر پڑیگا۔

☆ جذبہ صرف یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔

(حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ)

بیرون جانے والوں کی شرائط

☆ چار ماہ لگایا ہوا ہو۔

☆ سال کا چلہ لگا ہو۔

☆ مقامی کام میں جڑا ہو۔

☆ چہرہ اور لباس سنت کے مطابق ہو۔

☆ ملکوں میں پھرنے کا جذبہ نہ ہو۔

☆ دنیا سے بے رغبتی ہو۔

☆ آپس میں جوڑ والا ہو۔

☆ تحمل برداشت والا ہو،

☆ غصے والا نہ ہو۔

☆ بات منوانے والا نہ ہو۔

☆ صحت مند ہو۔

☆ ویزا ملنے میں دیر ہو تو بے صبری نہ دکھاتا ہو۔

☆ خرچ کو بچانے کا فکر نہ ہو۔

☆ اپنے آپکو اور کپڑوں کو صاف رکھتا ہو۔

☆ سائلانہ صورت نہ ہو۔

☆ جماعت میں کم از کم ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان ہو۔

نوٹ:۔ ذمہ دار حضرات تفقد کرتے ہوئے بیرون ملکوں میں جانے والوں کا شرائط میں ڈھیل نہ دیں، اور چشم پوشی نہ کریں۔

(حضرت الحاج فاروق احمد صاحب، بنگلور،)

ہم مخلوق ہماری محنت مخلوق

اور یہ بات ذہن میں رہے کہ ہم مخلوق، ہماری دعوت دعائیں مخلوق اور مخلوق سے کچھ ہوتا نہیں اور اگر اللہ کو ہماری محنت پسند آ گئی تو اللہ پاک سب کچھ کر دیں گے اللہ چاہے تو امریکہ کو پلٹ دیں جتنی جھلک حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری زندگی میں آئے گی اتنا ہی زندگی کا رخ اللہ کی طرف پھرے گا اور اللہ کی مدد اور نصرت ہمارے ساتھ ہوگی (حضرت جی مولانا محمد یوسف ؒ ایک اہم بیان)

حضرت مولانا الیاس ؒ کا قول

حضرت مولانا الیاس صاحب ؒ فرماتے تھے کہ جسے حضور ﷺ کا درد و غم کا کچھ حصہ مل گیا اسے حضور ﷺ کی بڑی وراثت مل گئی۔ (ملفوظات)